

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 14 مئی 1997ء بمطابق 6 محرم الحرام 1418 ہجری بروز بدھ

صفحہ نمبر	فہرست	نمبر شمار
۴	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۶	وقفہ سوالات (ختم کیا گیا)	۲
۷	رخصت کی درخواستیں	۳
۱۲	تحریک التوا از نمبر 16 منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل پر عام بحث	۴

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۹۷ء بمطابق ۶ محرم الحرام

۱۳۱۸ ہجری (بروز بدھ) بوقت ساڑھے گیارہ بجے (قبل از دوپہر) زیرِ صدارت میر عبدالجبار

اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ
 يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يُخَدِعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ
 قُلُوبُهُمْ مَّرَضٌ ۖ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
 يَكذِبُونَ ۖ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ
 أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۖ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ

ترجمہ ! بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے ہیں حالانکہ درحقیقت وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ دھوکہ بازی کر

رہے ہیں، مگر دراصل وہ خود اپنے آپ ہی کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے جسے اللہ نے اور زیادہ بڑھا دیا اور جھوٹ وہ بولتے ہیں، اس کی پاداش میں ان کے لئے دردناک سزا ہے۔ جب کبھی ان سے کہا گیا کہ زمین پر فساد برپا نہ کروں، تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں مگر انہیں شعور نہیں ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا الْاِبْلَاجُ

جناب اسپیکر بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چونکہ آج کے لجنڈے میں سوالات نہیں لہذا وقفہ سوالات کو ختم کیا جاتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب میری ریکوئیسٹ Request ہے وقفہ سوالات ہے یہ آئینی اور قانونی اور قواعد کا تقاضہ ہے۔ کہ جب اسمبلی کا اجلاس ہو پہلا اور ہو تو وقفہ سوالات کا ہو۔ یہاں پہلے جو ہمیں لجنڈا دیا گیا ہے کہ وقفہ سوالات علیحدہ فہرست میں مندرجہ ذیل سوالات دریافت کئے جائیں گے۔ اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ یہ اصولاً کسی کا حق نہیں ہے کہ ٹیچن ضروری نہیں اس کو کوئی کسی بھی دن سوائے پرائیویٹ ممبر ڈے کے باقی پاس نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں اس اجلاس میں بہت سے سوالات ڈیفرف ہوئے ہیں ٹھیک ہے اگر آج کا دن لجنڈا میں نہیں تھا۔ اور اس کے لیے شاید منسٹریز کا مسئلہ تھا۔ تو آج بہت سے سوالات ایسے تھے جو ڈیفرف ہوئے وہ آج لائے جاسکتے تھے۔ تو اس طریقے کو ایسے ہی یعنی خود بخود ختم نہیں کیا جاسکتا اس کے لئے کسی رول کا سہارا لینا پڑے گا۔

جناب اسپیکر درست ہے آپ کی بات تسلیم کی جاتی ہے۔ آج کے دن ویسے بھی ہماری کارروائی لمبی ہے۔ ہم نے جو تمام سوالات مؤخر کئے تھے وہ کل آرہے ہیں۔ وہ کل کے لیے ہم نے رکھے تھے۔ آج چونکہ خصوصی اجلاس ہم نے خصوصی کام کے لئے بلایا تھا اس لئے یہ ہوا ہے اس لئے نہیں کہ سوالات نہیں تھے ہمارے پاس۔ میں آپ کی بات کو سمجھ گیا ہوں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہونے چاہئیں۔ ماسوائے ایک دن کے آپ کی بات درست ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل ان کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ سوائے کسی ایسے رول کا سہارا لیا جائے۔ ایک موٹن ہو حکومت کی طرف سے کہ وقفہ سوالات کو معطل کیا جائے۔

جناب اسپیکر میں تسلیم کرتا ہوں آپ کی بات درست ہے۔ درست ہے۔ جی جان صاحب

میرجان محمد خان جمالی جناب اسپیکر! کیونکہ آج ہم سوالات کا وقت بچا رہے ہیں مؤخر کئے ہوئے ہیں کل ایک گھنٹے کے بجائے زیادہ وقت دیدیں جو تمام سوالات ڈیفرف Defer

ہیں نمٹائے جائیں۔

جناب اسپیکر کل آخری اجلاس ہے غالباً اس کے بعد پروروگ Prorogue ہو جائے گا میں سمجھتا ہوں کل سب سوالات ختم کریں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب کو ٹیچن اور Question Hour سے آپ کس طرح گزر رہے ہیں۔ تو میری تجویز میں ہے کہ ۲۲۵ کے تحت گورنمنٹ کی طرف سے موشن ہونا چاہیے تھا کہ کو ٹیچن اور Question Hour کو سسپنڈ Suspend کیا جائے پھر آپ کے لئے کوئی راستہ بن سکتا تھا ورنہ خود بخود کوئی کو ٹیچن اور خواہ پرپونج ہے التواء ہے اس میں کسی کو بائی پاس نہیں کیا جاسکتا۔

جناب اسپیکر آپ کی بات درست ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔ رخصت کی درخواستیں۔ اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) فیض اللہ اخوندزادہ صاحب نے ذاتی مصروفیت کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے اور ۱۵ مئی کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟
(رخصت کی منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ڈیڑھ عبدالملک صوبائی وزیر نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

جناب اسپیکر تحریک التواء نمبر ایک مولانا فیض اللہ صاحب کی طرف سے تھی چونکہ آج وہ رخصت پر ہیں اس لئے تحریک التواء کو غیر مؤثر قرار دیا جاتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اصولاً یہ بل آج پیش نہیں ہو سکتا۔ یہ ہمارے پاس رول ۸۳ - ۸۵ - ۸۶ - اس سے ہمارے متعلق ہے۔ اب وہ تو ایک دن پہلے یا دو دن پہلے ۸۳ رول کو ایک قرارداد کے ذریعے یعنی اس کو سسپنڈ کیا جائے۔ وہ سینڈنگ کمیٹی کے پاس نہیں گیا لیکن مزید پروسجر جو ہے رول جو پروسجر سے متعلق ہے وہ تو سسپنڈ نہیں ہوئے ان میں بڑا واضح دیا ہوا ہے آپ رول ۸۶ اور ۸۵ کو ملا کر۔ جب سینڈنگ کمیٹی

سے بل واپس آئے اور ۸۳ میں جو بل سسپنڈ کیا گیا ہے تو If the motion have received for consideration یعنی کنسڈریشن کے لئے پیش نہیں کیا جا سکتا جب تک فیسر متعلق سے باقاعدہ رسمی طور پر لکھا ہوا نوٹس نہ ہو۔ That I do hereby give the notice to put the Bill for consideration اس طرح جب وہ نہ ہو یاں بالکل باڈس میں نہیں آ سکتا۔ وہ بھی جب انکے بارے میں نوٹس آ جائے۔ سیکرٹری صاحب نے اس کو باقاعدہ As introduced together with modification if any to each

Member not seven days after the receipt back or exeperi of the time یعنی سیکرٹری صاحب کو جب وہ نوٹس طے نوٹس کے بعد باقاعدہ یعنی سب کو بل دوبارہ بھیجتا ہے۔ ایک دن پہلے جب انٹروڈکشن کے لئے آیا تھا یہ بل ہمیں ملنا چاہیے اس کے لئے بھی عین دن کلیر ڈیز یہ ہے رول ۸۵ - ۲ دیکھیے۔

The day on which a Motion under rule 86 may be moved shall

be such that atleast three clear days shall intervene between

the issue of copies of the Bill to the Members and the

consideration of the Motion. آج ابھی اس پر موو کریں گے کہ بل کو

کنسڈر Consider کریں۔ بل پر غور کریں اس کے لئے عین کلیر ڈیز Clear Days کا نوٹس اور بل کے ساتھ ہمیں ملنا چاہیے۔ عین دن کے بعد اس کا کنسڈریشن Consideration کا نوٹس ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں جناب والا انہوں نے ایک دن میں ہمیں یہ لکھ کر بھیجا کہ بل جو ہے کہ اس کو فی الفور زیر غور لایا جائے یہ رول کے قطعاً خلاف ہے۔ میری گزارش ہے عین دن دیئے جائیں۔ عین دن کے بعد بل وزیر صاحب پیش کرے اور کنسڈریشن ہو وہ جائز ہے۔ جناب اسپیکر بالکل درست ہے یہ بل ۱۰ تاریخ کو لایا گیا تھا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل ۱۰ تاریخ کو سسپینشن Suspension کا نوٹس ملا تھا۔ سٹینڈنگ کمیٹی کو جانا تھا نہیں گیا۔ رول میں ہے اس کے بعد منسٹر صاحب نے نوٹس دینا ہے۔ ضروری نہیں اس کو منسٹر صاحب غور کے لئے پیش کرے۔ بہت سے بل ہوتے ہیں کہ وہ انٹروڈیوس Introduce ہو جاتے ہیں لیکن پڑے رہتے ہیں۔ وزیر صاحب نے نوٹس دینا ہے۔ آج اس کی کاپی ملی۔ آج سے ٹائم شروع ہوا۔ نوٹس بھی ضروری ہے نوٹس کی کاپیاں ہمیں ملنی چاہیے۔ نوٹس کے ساتھ بل کی کاپی ہمیں ملنی چاہیے۔ اس سے نکلی عین دن ہمیں ملنے چاہیے۔ عین دن کے بعد غور کے لئے بات ہوگی۔ جناب والا! آپ اس پر غور کریں۔

جناب اسپیکر اسکا نوٹس آچکا سیکرٹری صاحب کے پاس ہے عین دن ہو چکے ہیں آپکے ارشاد کے مطابق نوٹس آچکا ہے عین دن ہو چکے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل ہمارے پاس نہیں ہے ہم آپ کی رولنگ کو آنر Honour کریں گے لیکن میں کیا اصطلاح استعمال کروں یعنی اسمبلی کی پائنالی۔۔۔ یہ اسمبلی کے لئے بہتر نہیں ہے یہ ہاؤس کے لئے بہتر نہیں ہے۔ یہ مسلسل اسمبلی کے کارروائی کے لئے بہتر نہیں ہے۔ یہ نقصان دہ عمل ہے۔ ٹھیک ہے آج یہ میرا بل ہے کل دوسرے کا بل ہوگا۔

جناب اسپیکر درست ہے۔ درست ہے۔ تشریف رکھیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا! ۱۰ تاریخ کو رول ۸۳ کے تحت انٹروڈکشن ہوا۔ پھر اسے اسٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جانا چاہیے تھا۔ یہ اسٹینڈنگ کمیٹی میں نہیں گیا۔ آپ کھنیں

کہ وہ بل اس دن ہاؤس میں واپس آ گیا۔

جناب اسپیکر وہ ٹیبل ہو گیا تھا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا! رولز میں یہ ہے کہ اس کے بعد منسٹر صاحب نے نوٹس دینا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ منسٹر صاحب اس کو غور کیلئے پیش کریں۔ بہت سے بل ہوتے ہیں جو انٹروڈیوس Introduce ہو جاتے ہیں لیکن وہ پڑے رہتے ہیں۔ وزیر صاحب نے نوٹس دینا ہے۔ نوٹس کے ساتھ آج ہمیں ابھی کاپی ملی۔ کل سے اس کا ٹائم شروع ہو گیا ہے۔ نوٹس بھی ضروری ہے نوٹس کی کاپی بھی ہمیں ملنی چاہیے۔ نوٹس کے ساتھ ہمیں بل کی کاپی بھی ملنی چاہیے اس سے کل تھری ڈیز Three Days ہمیں ملنی چاہیے۔ عین دن کے بعد غور کیلئے بات ہو۔ یہ بات ہے جناب والا۔ آپ اس پر خود غور کریں۔

جناب اسپیکر اس پر نوٹس آ چکا ہے۔ سیکرٹری کے پاس ہے۔ کل تھری ڈیز Three Days ہو چکے ہیں۔ تمام قانونی لوازمات پورے ہو چکے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا! نہ نوٹس ہے نہ بل ہے نہ عین دن ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر اس پر نوٹس بھی آ چکا ہے۔ عین دن کی ریکورڈ منٹ بھی پوری ہو چکی ہے۔ Every thing is in order ہو چکا ہے۔ آپ کے ارشاد کے مطابق نوٹس بھی آ چکا عین دن بھی ہو چکے۔ لہذا وزیر صاحب کو اختیار ہے تحریک پیش کرنے کا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا! آپ کی رولنگ کو ہم آزر Honour کریں گے آپ اس کو پھر بھی دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر ٹیبل ہو چکا تھا۔ درست ہے۔ دیکھ لیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا! میں کیا پارلیمانی اصطلاح استعمال کروں۔ یہ اسمبلی کے لئے بستر نہیں ہے ہاؤس کیلئے بستر نہیں ہے۔ یہ مسئلہ اسمبلی کی کارروائی کیلئے نقصان دہ عمل ہے کیونکہ آج یہ بل ہے کل دوسرا ہو گا۔ پرسوں سمیرا بل ہو گا ہمارے لیے نقصان دہ

جناب اسپیکر یہ درست ہے۔۔ بجا ہے۔ مہربانی۔ مولانا صاحب اپنی تحریک پیش کریں۔
 مولانا امیر زمان (سینئر فیسٹر) میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ
 ۱۹۷۳ء کے قاعدہ نمبر ۱۷۰ کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے نظام آبپاشی و نکاسی
 کی اتھارٹی کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۷ء (مسودہ قانون نمبر ۲ مصدرہ ۱۹۹۷ء) کو درج ذیل
 اراکین اسمبلی پر مشتمل خصوصی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ کیونکہ مسودہ قانون پر غور و خوض
 کر کے مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۷ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے۔ کمیٹی کے ارکان درج ذیل ہیں۔

۱۔ وزیر متعلقہ حاجی بہرام خان اچکزئی۔ چیئرمین۔

۲۔ میر جان محمد جمالی۔ رکن

۳۔ سردار چاکر خان ڈوکی۔ رکن

۴۔ سردار بہادر خان بنگلزئی۔ رکن

۵۔ سید احسان شاہ۔ رکن

۶۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ رکن

۷۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ رکن

۸۔ نواب ذوالفقار علی گمسی۔ رکن

۹۔ بسم اللہ خان کاکڑ۔ رکن

کمیٹی کے اجلاس کا کورم چار ارکان بمعہ چیئرمین پر مشتمل ہوگا۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۳ء
 کے قاعدہ نمبر ۱۷۰ کے تحت تحریک پیش ہوئی کہ بلوچستان کے نظام آبپاشی و نکاسی کی اتھارٹی
 کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۷ء (مسودہ قانون نمبر ۲ مصدرہ ۱۹۹۷ء) کو درج ذیل اراکین
 اسمبلی پر مشتمل خصوصی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ کیونکہ مسودہ قانون پر غور و خوض کر کے
 مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۷ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے۔ کمیٹی کے ارکان درج ذیل ہیں۔

۱۔ وزیر متعلقہ حاجی بہرام خان اجکڑی چیئرمین۔

۲۔ میر جان محمد جمالی۔ رکن

۳۔ سردار چاکر خان ڈوکی۔ رکن

۴۔ سردار بہادر خان بنگڑی۔ رکن

۵۔ سید احسان شاہ۔ رکن

۶۔ جناب عبدالرحیم خان مندو خیل۔ رکن

۷۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ رکن

۸۔ نواب ذوالفقار علی گسی۔ رکن

۹۔ بسم اللہ خان کاکڑ۔ رکن

کوئی اور نام تو نہیں رہ گیا۔ بسم اللہ خان کاکڑ سے کہہ رہا ہوں۔ کمیٹی کا کولم چار

ارکان بعد چیئرمین پر مشتمل ہو گا۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اب ۴ مئی کو باضابطہ مشترکہ تحریک التواء نمبر ۴۱ منجانب عبدالرحیم خان

مندو خیل، غلام مصطفیٰ خان ترین، بابت صوبے میں بجلی کی سبڈی کے خاتمہ پر بحث ہوگی۔

میں پہلے محرک سے درخواست کرونگا کہ وہ اس کے بارے میں کچھ فرمائیں۔ جناب عبدالرحیم

خان مندو خیل۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے تحریک

التواء جو ہاؤس میں ہمارے صوبے میں بجلی کیلئے سبڈی ختم کرنے کے خلاف پیش ہوئی تھی

اس پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب بالا! ہمارے صوبے کی مجموعی صورتحال جو مختلف شعبہ

کی ترقیات ہیں۔ اور جو ان شعبوں، صنعت، زراعت، تعلیم اور دوسرے جو بھی کام ہیں، اور

دوسرے جو بھی شعبے ہیں اس کے متعلق بنیادی طور پر ہمیں پورے ہاؤس میں پورے صوبے

میں کوئی اختلاف نہیں کہ ہمیں پسماندہ رکھا گیا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے پاس اختیار ہے اقتدار ہے اس سے ہم اپنے صوبے کو یا ملک کو ترقی دیں۔ اپنے قدرتی وسائل کو ترقی دیں اور اس طرح اپنے بچوں کیلئے ان کا مستقبل محفوظ کریں۔ لیکن ہماری بد قسمتی یہ رہی ہے کہ ہمارے وسائل پر ہمیں کسی وقت بھی کنٹرول نہیں رہا ہمیشہ ہم ایک قسم کے بلکہ آج کے وقت کے نئے استعماری نظام کے شکار ہیں۔ اور پرانے استعماری براہ راست کالونیل رولز کے شکار رہے ہیں۔ ہماری زمین میں بہت اچھے وسائل ہیں۔ ہماری زمین قابلک کاشت زر خیز زمین ہے لاکھوں ایکڑ زمین ہے لیکن اس پر آج تک پلان کے تحت کام نہیں ہوا۔ ہمارے پانی کے وسائل کم ہیں اور یہاں بارش کم ہونے کے باوجود جو بھی بارش ہوتی ہے اس کا پانی آج تک ایک پلان کے تحت صوبے میں اس کا ذخیرہ نہیں کیا گیا ہے تاکہ اس پانی سے ہم اپنی زراعت کو ترقی دیں۔ اسی طرح ہمارے پہاڑ خواہ معدنیات سے بھرے ہوتے ہیں یا جنگلات یا گھاس کے قدرتی وسائل ہیں۔ ہونا یہ چاہیے تھا کہ ہمارا صوبہ ملک کو غلہ، سبزی، میوہ فراہم کرنے۔ اپنے مسائل حل ہوں۔ ہماری بھوک تو ختم ہو۔ بلکہ ہم غلہ سبزی اور میوہ ملک کو فراہم کریں بلکہ اس خطے کو فراہم کریں۔ لیکن یہ سب بائیں ایسی ہیں جناب والا اور یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ مختلف طرز پر ہمیں ایسے رکھا گیا ہے کہ ہم نے اپنے وسائل پر پلان کے تحت کام نہیں کر سکیں۔ ہمارا منصوبہ کسی چیز میں نہیں رہا۔ ایسے ہی کوئی کام کسی نے کیا۔ یا ہمارے لوگوں نے اپنی غربت میں اپنی محنت و مشقت سے کوئی کام کیا ہو لیکن پلان کے تحت کام نہیں کیا۔ جناب والا! آپ حیران نہیں ہونگے اس میں ایک ایسی حقیقت لیکن دنیا والے ضرور حیران ہونگے۔ جناب والا! گڈو سے سی لائن۔ ایک لاکھ چونتیس ہزار مربع میل ہمارا صوبہ ہے اور اس کیلئے ایک لائن گڈو سے ۲۲۰ کے وی۔ سنگل سرکٹ کوئٹہ آ رہی ہے اور پھر اس کے بعد یہ لائن کوئٹہ سے مستونگ، پشین اور دوسرے علاقوں میں جا رہی ہے۔ اب بمشکل ڈبل سرکٹ لائن گڈو سے کوئٹہ لائی جا رہی ہے۔ مجھے کم از کم یاد ہے پانچ چھ سال سے وہ یہ وعدہ کر رہے ہیں کہ ہم اس سال مکمل کریں گے۔ اس سال مکمل کریں گے اور وہ آج تک

مکمل نہیں کر رہے ہیں۔ اور اس پر اضافہ یہ کہ بہانہ یہ تراشا جا رہا ہے کہ امن و امان مسئلہ بنا ہے۔ تاریں چوری ہو گئی ہیں۔ اب یہ تار چوری ہوتے ہیں۔ اب جب تار چوری ہوتے ہیں ہم ایک میٹنگ میں بیٹھے ہوئے تھے باقاعدہ جناب والا یہاں کے ڈپٹی کمشنر یا کمشنر تھے انہوں نے کہا جہاں بھی آپ کو تکلیف ہے ہمیں بتائیں لیکن آج تک نہیں ہوا۔ اسی طرح بمشکل ڈیرہ غازی خان سے ۱۳۲ کے دی کی لائن بوجھ کم کرنے کے لئے ڈیرہ غازی خان سے منیجر پشین تک آئی تھی۔ تاکہ وہ لوڈ کم کرے لیکن وہ آج تک نہیں آیا۔ یہ ہمارے صوبے کے بارے میں ان لوگوں کی یہ دلچسپی ہے۔ کہ دو بیس۔ ۱۳۲ کی لائن۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار مربع میل کے لئے۔ زمین اور اس میں چھوٹے چھوٹے ڈیزل انجن اور فلاں۔ جو کہ صنعتی زرعی مقاصد کے لئے استعمال میں نہیں لایا جا سکتا۔ تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ جیسا کہ واپڈا کا نام ہے۔ واٹر اینڈ پاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی۔ یہ یہاں بنا رہے تھے کہ یہ ہمارا کمرشل ادارہ ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ یہ پرائیویٹ ادارہ نہیں ہے کہ آپ منافع کما رہے ہیں آپ پبلک سیکٹر سے ہمارے پیسے سے آپ کو ٹیکس سے واپڈا کو اسٹیمپس کیا گیا ہے۔ آپ کو پیسہ دیا گیا ہے اور آپ کی فنکشن یہ ہے کہ واٹر اینڈ پاور ڈیولپمنٹ، بجلی اور پانی کی ترقی کا یہ بنیادی فنکشن ہے۔ اس میں ٹھیک ہے وہ اپنے لئے جزیٹ کریں۔ آپ کر سکتے ہیں کرنا چاہیے کہ اپنے لئے کچھ رقم جزیٹ کریں۔ جناب والا! پانی کے بارے میں آپ ذرا واپڈا سے پوچھیں کہ پانی کے بارے میں انہوں نے ہمارے صوبے میں کونسا پراجیکٹ لگایا ہے۔ ایک تو پاور جزیٹ تو ٹھیک ہے جب ہم ٹیوب ویل لگاتے ہیں وہ اس کو اگر وہ پانی دینے کا بہانہ بنائیں کہ پانی جو ہے ابھی اس کا اخراج ہو رہا ہے اور مل رہا ہے لیکن پانی کے ذخیرے کے لئے جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ تربیلا ہم بناتے ہیں واٹر اینڈ پاور والے۔ منگلا بناتے ہیں واٹر اینڈ پاور والے، یہ بڑے بڑے ڈیم، ریزرویر، برجز جہاں بھی بناتے ہیں یہ سب لوگ بناتے ہیں۔ کیا ہمارے صوبے میں پچیس سال سے پانچ دس ارب روپے دیئے ہیں جس سے ہم اپنے کاریز، پانی کے چشمے یہ جو ہیں بھر جائیں۔ پانچ دس ارب روپے سے ہمارا اس علاقے کو زرعی علاقہ بنا سکتے ہیں۔ لیکن واپڈا کی اسلام آباد کی حکومت اس

میں کوئی دلچسپی نہیں لیتی۔ یہ صورت ہے پھر بھی اسلام آباد کی حکومت نے ہماری گورنمنٹ کے لئے سبسڈی رکھی ہے۔ آپ اندازہ لگائیں جب چند دن پہلے انہوں نے واپڈا کے اپنے ترجمان نے کہا تھا کہ کل ہمارے صوبے کی ضروریات بجلی ۳۵۰ میگاواٹ بجلی ہے۔ اور ہمیں زیادہ سے زیادہ ۲۵۰ میگاواٹ بجلی دے رہے ہیں۔ یعنی ۳۵۰ میگاواٹ جو بجلی ضرورت ہے اور جو مل رہی ہے ۲۵۰ میگاواٹ بجلی۔ اس پر ہمیں سبسڈی ملنی تھی۔ کچھ رعایت کہ ہم پر سزخ زیادہ نہ ہوں ہم زراعت کو ترقی دے سکیں۔ اس پر جناب والا! میں زیادہ نہیں کہوں گا کہ ہمارے صوبے میں اتنی زیادہ زمین ہے اگر آج اس میں زراعت کو ترقی دیں آپ عرب ممالک کو مارکیٹ بنا سکتے ہیں۔ تمام خطے میں میوہ سے سبزی کسی اور مقابلہ بھی نہیں ہے۔ اور آپ نزدیک بھی ہیں اسی طرح آپ دوسرے علاقوں کو مختلف رجمن کو اپنے پھل بیج سکتے ہیں لیکن آج جو ہے کرپشن ہے اور کرپشن میں سبسڈی کو وہ غلط استعمال کر رہے تھے۔ اور وزیراعظم صاحب نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے سبسڈی کو ختم کر دیا ہے۔ وزیراعظم صاحب خود اپنے بیان میں تسلیم کرتی ہیں اپنے بیان میں کہ سزخ کی کمی کی وجہ سے واپڈا کو خسارہ نہیں ہے۔ خسارہ کرپٹ افسروں سے، لوٹ کھسوٹ سے ہے یہ وزیراعظم کا اپنا بیان ہے۔ یہ الفاظ وزیراعظم صاحب کے ہیں۔ وزیراعظم نواز شریف نے کہا کہ واپڈا کو خسارہ بجلی کے سزخ کم ہونے کے بجائے واپڈا کے کرپٹ حکام کی طرف سے اربوں روپے کی بندربانٹ سے ہو رہا ہے۔ جنگ اخبار ۸ مئی کوئٹہ۔ جب خسارہ آپ کو سزخ کی کمی کی وجہ سے نہیں ہے کرپشن کی وجہ سے ہے تو کیا یہ آپ کی دلیل بنتی ہے اور کہتے ہیں کہ ہم نے سبسڈی ختم کر دی۔ سبسڈی ہمارے لئے ایک ضروری بات ہے ایک رعایت ہے اور معمولی سے رعایت جس سے آپ اپنا خسارہ پورا بھی نہیں کر سکتے۔ آپ واقعی کرپشن کو ختم کریں۔ ہم جناب والا مجموعی طور پر ہمارے صوبہ اس سے متفق ہے کہ واپڈا میں بالخصوص دوسری کمزوریوں کی کمی ہے اس کو پورا کرنا چاہیے۔ بجلی بھی پہنچانی چاہیے۔ مثلاً بجلی جو منجھڑ سے آتی ہے ابھی تک چالو نہیں ہوا ہے۔ ایک سو بتیس کے دی جو عین چار سال ہوئے ہیں، ابھی تک خانوزئی میں بریکر نہیں بنے ہیں۔ کہ اس علاقے میں

بجلی کا لوڈ کم ہو۔ اسی طرح ۲۲۰ ڈبل سرکٹ نہیں بنا ہے۔ اسی طرح کہیں اور بجلی جو پہنچائی ہے وہ نہیں دی گئی ہے۔ تو ڈبل سرکٹ سے بجلی کی کمی کو پورا کیا جائے۔ ہم پہلی بات کریں گے جناب والا کہ بجلی کی کمی کو پورا کیا جائے اور بڑی تیزی سے Emergency سے اور نمبر دو سبسڈی Subsidy کا جو خاتمہ کیا ہے اسکو بحال کیا جائے یہ ضروری ہے اسمیں میں سہ آپ Rules اگر مدد کر سکتے ہیں میں تو Request کرونگا کہ یہ House اس پہ ایک مستفقہ قرارداد پاس کرے کہ سبسڈی کو بحال کیا جائے تاکہ سہ اور ابھی جو اسلام آباد میں وزیر اعلیٰ صاحب جائیں گے سینئر وزیر صاحب جائیں گے وہاں پہ بجٹ کی بائیں ہو رہی ہیں اور ابھی بجٹ پری بجٹ Plan بن رہے ہیں تو اسمیں سبسڈی کو بحال کرنے کے لئے یعنی مطالبہ ہو اور ہمارے House کی طرف سے اسکو یعنی انکے پاس اتنی طاقت ہونی چاہیے کہ وہ تمام صوبے کی رائے وہاں پیش کر سکیں۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر شکر یہ جی۔ سردار غلام مصطفیٰ خان ترین۔

سردار مصطفیٰ خان ترین اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب اسپیکر صاحب یہ حقیقت ہے کہ زمیندار طبقہ جو آجکل جن مشکلات سے گزر رہے ہیں اور اوپر سے مرکز واپڈا دن بدن اپنی زیادتیاں کر رہے ہیں اور آج انہوں نے سبسڈی کے نام سے جو ہم لوگوں کو ایک رعایت دی گئی تھی اسکو بھی واپس لے لیا گیا۔ حقیقت ہے کہ زمیندار آجکل اسی پر ہے۔ اس حد تک پہنچے ہیں کہ وہ اپنے ٹیوب ویل وغیرہ گورنمنٹ کے حوالے کریں۔ یہ سب ممبر صاحبان کو پتہ ہے اور یقیناً ہر ممبر صاحب نے اپنے اس علاقے کے نمائندے کے حوالے سے وعدے کیئے ہوئے ہیں کہ واپڈا کا جو مسئلہ اس صوبے کو درپیش ہے اسمیں وہ پورا تعاون کریں گے۔ لیکن یہاں کے زمیندار اس حد تک مشکلات کا شکار ہو رہے ہیں کہ نہ انکا نہ کوئی بل کا پتہ چل رہا ہے کچھ بھی نہیں چل رہا ہے واپڈا کے ایکسپن سے آپ مل لیں واپڈا کے چیف سے ملیئے لیکن وہ تو سیدھا منہ بات ہی نہیں کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جو بل انہوں نے بھیج دیا آپ نے اسکو خواہ مخواہ جمع کرنا ہے۔ کوئی بھی اسکا نہیں سن رہا ہے اور آج ایک اور

مصیبت انہوں نے ڈال دی ہے اسکے اوپر۔ اور زمیندار طبقہ کو یہ تک پتہ بھی نہیں ہے لیکن کل کو اگر وہ پھر یہ مسئلہ کھڑا ہو گیا تو یہ زمیندار صوبہ کے لئے مسائل پیدا کر لیں گے یہ اسی لئے کہ زمیندار کے لئے حقیقت میں کوئی مارکیٹ ہے نہ انکے سبزی اور نہ ہی انکے فروٹ کا آج تک انکا کوئی مارکیٹ نہیں ہے۔ اور وہ لوگ اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ اپنی اس سبزی کو جب ہمارے لوگوں کا سیزن Season شروع ہوتا ہے لیکن آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ ان کو کوئی مارکیٹ کی سہولت نہیں ہوتا اور اوپر سے واپڈا کا بل روز بروز بڑھ رہا ہے اور ابھی انہوں نے ابھی اس دن میں خود واپڈا کے ایکسٹین کے پاس گیا تھا کہ بھئی آپ اسطرح بل بھیجتے ہیں اور کسی کا سنتا ہی نہیں ہے۔ اوپر سے میٹرو والے ہیں۔ لیکن کوئی بات نہیں سنتا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ سے یہی درخواست کرونگا کہ یہ اسمبلی یہ ممبران صاحبان سب آپکے ساتھ ہیں اسطرح آپ مرکز میں اور اسی پر اسکو راضی کریں اور انکو صاف ہی کہہ دیں کہ ہم لوگ یہ نہیں دے سکیں گے جو رعایت ہم لوگوں کو ملی ہے وہ کونے قانون کے تحت ہم لوگوں سے واپس لی جا رہی ہے۔ ہم کو مزید رعایت دینی چاہیے۔ ہمارے اس صوبے کا دارومدار اس زراعت پر ہے اگر ہمارے روزانہ یہی حالات رہے تو ہماری زندگی بہت تنگ ہو جائے گی جناب عالی جناب اسپیکر صاحب زمینداروں کی تو میں یہی تجویز پیش کرتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنائی جائے۔ زمیندار کا مسئلہ واپڈا سے بہت روز بروز بڑھ رہا ہے اور اسکو حل کرنا چاہیے ایک طرف اگر دیکھا جائے تو جب بھی بجلی یہاں پہنچی ہے اس صوبے کو پوری بجلی نہیں ملی ہے۔ حساب کیا جائے تو مرکز ہمارا قرضدار ہے مرکز کو ہمیں مزید رعایت دینی چاہیے۔ چوبیس گھنٹے میں ہمیں آٹھ گھنٹے بجلی نہیں ملتی۔ آٹھ گھنٹے ہم لوگوں کو بجلی نہیں ملتی ہے اور اوپر سے وہ چوبیس گھنٹے سو پرسنٹ ہم لوگوں سے بل وصول کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سے ہم یہی کہتے ہیں یہ ہماری اُن سے Request ہے ہماری یہ اُن سے Appeal ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں اور یہ مسئلہ حل کریں۔ یہ اس صوبے کا بڑا مسئلہ ہے وہ واپڈا کا مسئلہ ہے اور آج تک یہ حل نہیں ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسکو دیکھا جائے جب بھی بجلی یہاں پہنچی ہے اسوقت سے یہ مسئلہ کھڑا ہے۔

اور روز بروز یہ خراب ہونا جا رہا ہے۔ اس کو حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی جس میں زمیندار بھی شامل ہوں بننی چاہیے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔ ابھی پھر Season آ رہا ہے آپ پھر دیکھیں گے کہ واپڈا لوگوں کے Transformer وغیرہ اٹھا کر کے وہاں پھینک دیتے ہیں ان کے خلاف کوئی سنتا ہی نہیں ہے کہ بس بھئی آپ نے خواجواہ اتما بل دینا ہو گا ورنہ آپکو بجلی نہیں ملے گی اور خاص Season پر Transformer اٹھایا جاتا ہے۔ اسمیں اگر آپ زمیندار کو سنیں اور انکی فریاد آپ سنیں لیکن وہ لوگ کہتے ہیں کہ نہ Chief اسکے لئے تیار ہے نہ X.E.N. اسکے لئے تیار ہے کہ انکی بات سنی جائے۔ تو اسکے لئے میں یہ کہتا ہوں کہ سبسیڈی کے لئے ہم لوگوں کی یہی اتفاق رائے ہیں کہ اسکو جو انہوں نے ختم کیا تھا اسکو واپس بحال کیا جائے۔ اور ایک کمیٹی بنائی جائے کہ یہ زمینداروں کا مسئلہ جو روز بروز خراب ہو رہا ہے اسکو حل کیا جائے۔ جو مرکز کے ساتھ ہے جو یہاں ہیں اسکو حل کرنا چاہیے۔ اگر ہم لوگ اسی طرح بیٹھے رہے تو یہ زمیندار۔۔۔ میرا تعلق زمینداری سے ہے میں خود زمیندار ہوں مجھے پتہ ہے یہاں کس طرح واپڈا کون کونسے وہ۔۔۔ حرکت نہیں کر رہے ہیں وہ زمیندار کو روز بروز مشکلات سے دوچار کر رہے ہیں اور دوسری طرف زمیندار۔۔۔ ہمارے ہاں تو آپکو معلوم ہے کہ ہمارے ٹیوب ویل کتنی گہرائی سے پانی نکالتے ہیں اور ہمارے ہاں پانی کی سطح روز بروز نیچے جا رہی ہے اور اوپر سے زمیندار اس پر بھی پریشان ہیں کہ ہمارے ٹیوب ویل پانی کی سطح ہر سال دس فٹ پندرہ فٹ نیچے گر رہی ہے اور اس کے ساتھ واپڈا حکام کا رویہ باعث افسوس ہے۔ اور دوسرا یہی جناب اسپیکر اپنی مرضی سے واپڈا کے لوگ جسکے ٹرہاٹن پر موٹر اگر ہمیں ہارس پاور ہو واپڈا اپنی مرضی سے دفتر میں بیٹھ کر کے چالیس ہارس پاور بنا دیتے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہ بھائی آپ جب میرے ٹیوب ویل پر آتے ہیں یا کسی اور کے ہاں جاتے ہیں کم از کم مجھے اطلاع دی جائے۔ لیکن انہوں نے اپنی مرضی سے جسکے ٹرہاٹن پر پندرہ ہارس پاور موٹر لگی ہوئی ہے ان سے چالیس ہارس پاور کا بل وصول کیا جا رہا ہے۔ لوگ جتنا بھی پکاریں جتنا بھی چیخیں انکی پکار کوئی نہیں سنتا۔ انکو پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا ہے اسلئے میں یہ کہتا ہوں کہ زمیندار طبقہ اسقدر

مشکلات کا شکار ہے اسلئے آپ ایک تو یہ ہے کہ ہمارے ہاں پانی کی سطح بہت نیچے جا رہی ہے اوپر سے واپڈا والے اپنی مرضی کے جو بل انہوں نے بھیج دیا اگر میرے ٹیوب ویل پر پندرہ برس پاور کی موٹر ہے آپ چالیس کا بل بھیجتے ہیں اسکے لئے میں وزیر اعلیٰ سے جناب اسپیکر یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس پر خاص توجہ دیں تاکہ زمینداروں کا ایک بڑا مسئلہ جو روز بروز بڑھتا جا رہا ہے بل کا ہو، دوسرے ہو، اسکو حل کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر شکر یہ جی۔

سرور غلام مصطفیٰ خان ترین اور میں ہی کونگا کہ اس پر سبسیڈی جو انہوں نے ایک رعایت دی تھی اسکو واپس بحال کیا جائے۔ ہم House وزیر اعلیٰ کیساتھ اس معاملہ پر پورا تعاون کریں گے۔ شکر یہ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ جناب اسپیکر تحریک التواء سبسیڈی کے بارے میں جو پیش کی گئی ہے میں اسکی حمایت بھی کرتا ہوں تاہم بھی کرتا ہوں کیونکہ اس مسئلہ کا بلوچستان کے عوام کیساتھ تعلق ہے اور بلوچستان کی زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ ہمارے صوبے کے تقریباً نوے فیصد روزگار یا کاروبار صرف زراعت کے شعبہ سے منسلک ہے اور اسطرح واپڈا نے جو سبسیڈی ختم کر دی ہے میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کے عوام پر شب خون مارا ہے لیکن آپ کو بہتر معلوم ہے کہ بلوچستان کی پسماندگی کا جو رونا ہم لوگ رو رہے ہیں ہمیں اپنی گریبانوں میں بھی دیکھنا چاہیے کہ ہم نے بلوچستان میں پچاس سال منفی سیاست کی اور ہمارے منفی سیاست کی وجہ سے صوبے کو جو نقصان پہنچا ہے وہ آپکے سامنے ہے کہ آج اس صوبے میں جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں انہوں نے اپنے صوبے کو اتنا نقصان پہنچایا ہے کہ جتنا وفاقی یا مرکزی حکومت نے اس صوبے کو نہیں پہنچایا ہے۔ ہم نے اپنے ہاتھوں سے اس صوبے کو جتنا لوٹا ہے وہ باہر کے لوگ ہمیں دے کر کے انہوں نے ہمیں لوٹنا شروع کیا ہے۔ جناب اسپیکر ہم کو حقیقت تسلیم کرنی چاہیے کہ ہماری جتنی بھی سیاستدان یا حکومتیں بلوچستان میں ہیں انہوں نے کبھی وفاقی سطح پر وفاقی حکومت کیساتھ کبھی بھی بلوچستان کے

مسائل پہ۔ کسی طریقہ سے بات نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی اسکو Follow-up کیا ہے افسوس ہے کہ اگر ہم بلوچستان کے پیسوں سے اس صوبے کو ترقی دیتے تو آج ہمارا صوبہ اتنا پیمانہ نہ ہوتا لیکن ہم لوگوں نے زراعت کے شعبہ کے حوالے سے اس صوبے میں کوئی ترقی نہیں کی، کوئی خاطر خواہ۔ وہی پرانا نظام جو مغلوں اور انگریزوں کے زمانے سے چل رہا ہے۔ لوگ اب بھی کاریزوں سے پانی استعمال کر رہے ہیں۔ میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنا پیسہ ہماری وفاقی یا صوبائی حکومت بجلی پر خرچ کر رہی ہے اگر یہ پیسے زیر زمین پانی کاریزوں پہ خرچ کرتے تو آج زمینداروں کو بجلی کے بل کی ادائیگی کا مسئلہ انکے سامنے نہ ہوتا۔ بلکہ جو ہمارے قدرتی وسائل میں قدرتی وسیلہ ہے پانی وہ ہم کاریزوں سے بھی حاصل کر سکتے تھے لیکن ہم نے بجلی لاکر لوگوں کے لئے مزید مشکلات پیدا کیئے۔ آج بجلی کا بل یعنی جتنے واپڈا کے بل غلط بن رہے ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں اسمیں ہمارے بھائی بھی شامل ہیں کہ جو چپکے سے یا غلط طریقہ سے جو بل بنتے ہیں تو انکا نقصان پھر دوسرے زمینداروں کو ہوتا ہے۔ جتنی بجلی بلوچستان میں چوری ہو رہی ہے میرے خیال میں کہیں اور چوری نہیں ہو رہی ہے۔ اور یہ چوری کی بجلی اسکا نقصان زمینداروں پہ پڑتا ہے۔ تو جناب والا جہانتک واپڈا کا تعلق ہے آپ سب جانتے ہیں کہ واپڈا ایک سفید ہاتھی بنا ہوا ہے سارے ملک میں اسکے خلاف احتجاج ہو رہا ہے کہ واپڈا جو ہے آج تک ہماری چاہے وفاقی حکومت ہو چاہے صوبائی حکومتیں ہوں انہوں نے واپڈا کی طرف کبھی بھی یہ کوشش نہیں کی ہے کہ واپڈا کو کس طرح سے ٹھیک کیا جائے۔ اور اسی لئے میں روز بکٹا ہوں کہ ہماری ایک جمہوری ہماری جمہوریت اپنی افادیت کھو رہی ہے ہم جب بھی ان Houses میں بیٹھتے ہیں تو اس House سے کوئی بہتری کا کام نہیں ہو رہا ہے۔ یہ کہتے افسوس کا مقام ہے کہ جن لوگوں کو عوام نے منتخب کیا ہے جو عوام کے ووٹوں سے اس ایوان میں آئے ہیں آج ہی ایوان میں بیٹھ کر کے آپ گذشتہ پندرہ دنوں کا آپ ریکارڈ لیکر کے بیٹھ جائیں تو کونسی ایسی بات جو ہم نے عوام کے لئے ہے اس صوبے میں اس House میں اسکا لوگوں کو کیا فائدہ پہنچا۔ عام آدمی کو کیا فائدہ پہنچا ہے، غریب لوگوں کو کیا فائدہ پہنچا ہے۔ یہ صرف چند بڑے

لوگوں کی گپ شپ کے لئے یہ فورم Forum موجود ہے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی فورم نہیں ہے ہمیں افسوس ہے کہ ہمیں صوبے کی خدمت کرنی چاہیے اور میں یہ کہتا ہوں کہ اس House میں جو بھی Opposition کی بات ہو یا سرکاری Benches سے کوئی بات ہو تو اس پہ عملدرآمد ہونی چاہیے لیکن بہت افسوس ہے کہ یہ ۔۔ وہ مثال ہے کہ ”نشتند گفتند برخواستن“ والی مثال ہے ۔ ہم لوگ اس طرح سے اسمبلی میں آتے پھر واپس چلے جاتے ہیں اور صبح ہماری لمبی چوڑی خبریں اخباروں میں آجاتی ہیں لیکن عمل نہیں ہے عوام کا اس جمہوریت پہ اعتماد اتنا گھٹ رہا ہے عوام کو اس جمہوریت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا ہے ۔ تو یہ ۔۔۔۔

جناب اسپیکر سبڈی پہ بات کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ جی؟

جناب اسپیکر سبڈی پہ بات کیجئے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ سبڈی یہ ساری سبڈی ہے آخر عوام کو نقصان ہو رہا ہے تو سبڈی کے ذریعہ ہم بھی سبڈی ہیں۔ کچھ آگیا۔

جناب اسپیکر سبڈی پہ بات کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ بات یہ ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں کہ ہمارے بلوچستان میں سب سے زیادہ نقصان ہمارے سیاسی نظام کو نوابوں اور سرداروں نے پہنچایا ہے انہوں نے پچاس سال منفی سیاست کر کے صوبے کو ترقی نہیں دی ہے ۔ اب جبکہ خزانہ خالی ہو گیا ہے سب کچھ ٹٹ گیا ہے اب ہم کہتے ہیں کہ جناب ہمیں ترقی دو اب ہم حکومت کے ساتھ مل گئے ہیں ہم اپنی یعنی اپنی منفی سیاست چھوڑ کر مثبت سیاست ۔۔۔ جب خزانہ ختم ہو گیا ۔ جب خزانہ میں کچھ تھا تو اسوقت ہم منفی سیاست کر رہے تھے جب خزانہ ختم ہو چکا ہے ٹٹ چکا ہے ابھی ہم کہتے ہیں کہ جی سبڈی بڑھ رہی ہے ۔ فلاں کام نہیں ہو رہا ہے فلاں چیز نہیں ہو رہی ہے یہ اب آج ہمیں کیسے یاد آئے ہیں یہ پچاس سال ہم لوگ کہاں تھے؟ ہمیں اپنے صوبہ کے لئے جتنا نقصان ہم لوگوں نے پہنچایا ہے وہ اور کسی نے نہیں پہنچایا ہے ہم اپنے کینے کے ہم خود

ذمہ دار ہیں، وفاقی حکومت کیساتھ ہمارا کوئی صحیح نہیں رہا تھا ہم نے کبھی اُنکے سامنے صحیح چیزیں سامنے پیش نہیں کیں ہم نے کبھی اُنکے ساتھ Follow-up نہیں کیا ہے۔ اسلئے اس صوبے کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اب سبسیڈی کی بات ہے سبسیڈی کی وجہ سے بلوچستان میں آجکل Green انقلاب آ رہا تھا۔

جناب اسپیکر وقت کا ذرا خیال رکھینے گا۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ اور اسکو اتنا نقصان بجلی کے ختم کرنے سے پہنچ رہا ہے وہ بلوچستان کا ہر فرد اسکو محسوس کر رہا ہے اور اسکی مذمت کرتا ہے۔ ہم جناب والا اپنے قائد ایوان سے عرض کرتے ہیں کہ وہ بلوچستان کی ترقی کے لئے اور خوشحالی کے لئے نیک نیتی سے کوئی کام شروع کریں۔ اگر نیک نیتی نہ ہو صرف حکمرانی کی بات ہے تو وہ ہم حکمران بنتے جا رہے ہیں تو لوگوں کے مسائل تو حل نہیں ہو رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ بلوچستان کے مسائل کو صحیح اور صحیح طریقہ سے نہ صرف یہاں Operation کریں بلکہ وفاقی حکومت کیساتھ بھی بات ہو سکتی ہے اور وفاقی حکومت میں اسوقت میاں نواز شریف صاحب جیسے وزیر اعظم کو عوام کا مینڈٹ ملا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اس ایوان کے لوگ اس سے صحیح طریقے سے بات کر کے اور صحیح چیز پیش کریں تو وہ بلوچستان کے ساتھ بہت کچھ کرنے والا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ اس وقت خزانہ خالی ہے اسی لئے ہم چیخ رہے ہیں کہ کچھ خزانے میں آجائے پھر بھی ہم لوگوں نے سنبھلنا نہیں ہے اگر آج آپ سبسیڈی بھی دیں تو وہ سبسیڈی کا بھی کوئی عام آدمی کو فائدہ نہیں پہنچتا ہے۔ غریب لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچتا ہے وہ بھی بڑے لوگ اپنے ٹیوب ویل سبسیڈی سے نکال لیتے ہیں اور غریب آدمی کو کچھ نہیں ملتا ہے تو میں جناب والا یہ جو ہمارے سیاست دان صاحبان ہیں جو دو دو گھنٹے عین عین گھنٹے تقریریں کرتے ہیں یہ ان کا ہی تصور ہے انہوں نے اس صوبے کو پیمانہ رکھا، ان کی غلط سیاست، غلط سوچ اور غلط فکر کی وجہ سے بلوچستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا اور یہی لوگ آج تک جو اسمبلی میں آئے ہیں انہوں نے پچھلی اسمبلی میں لوگوں کی کیا خدمت کی ہے۔ اگر آپ ان کا ریکارڈ اٹھا کر کے دیکھ لیں تو

بلوچستان کے کتنے فنڈز غلط طریقے سے تقسیم ہوئے ہیں اس میں کس کا ہاتھ تھا؟ کون شامل تھے؟
جناب اسپیکر آخر یہ معزز ایوان ہے یہ ایک فورم ہے جس پر لوگوں نے اپنے جذبات اور
احساسات کی ترجمانی کرنی ہے۔ آپ یہ Mind نہ کریں جو بات ہم لوگ کرنا چاہتے ہیں یہ ہمارا
سیاسی حق ہے۔

جناب اسپیکر قواعد کی پاسداری بھی کریں یہ بھی ہمارا حق ہے یہ ہمارا فرض ہے کہ قواعد
کی پاسداری کریں یہ بھی ہمارا فرض ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ کیساجی؟

جناب اسپیکر کہ قاعدے کی پاسداری کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ نہیں وہ قاعدے کی پاسداری ہمارے سرداروں نوابوں کو
بچانے کے لیے کرتے ہیں باقی ہم لوگوں کے لئے آپ نے کبھی قاعدے کی پاسداری نہیں کی
ہے تو جناب والا! عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب میں منٹ تقریر کر سکتا ہے اور ہم لوگ دو
منٹ نہیں کر سکتے۔

جناب اسپیکر محرک کر سکتا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ یہ تو اسی ایوان میں ہمیشہ محرک رہیگا اور ہم لوگ غیر محرک رہ
جائیں گے۔ یہ بھی آپ فیصلہ کریں اس ایوان میں کہ کتنے تحریک التواء ایک محرک نے پیش
کرنے ہیں یہ بھی فیصلہ کریں ہماری تحریک التواء تو ادھر ختم ہو جاتی ہے لیکن ان کی تحریک
التواء جو ہر وقت بحث کے لئے منظور ہوتی ہے حالانکہ میں کل بھی بحث کرنے والا تھا لیکن
چونکہ یہ عوامی اہمیت کا مسئلہ تھا اس لئے میں نے ان کی تحریک التواء کی مخالفت نہیں کی اور
آج بھی میں اس تحریک التواء کی حمایت کرتا ہوں اور انشاء اللہ ہماری یہ کوشش ہے کہ
ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نوجوان ہیں وہ ہمت کریں ہم ان کے ساتھ ہیں چلیں اسلام آباد ان
چیزوں پے بات ہو سکتی ہے ان کے لئے کوشش کی جا سکتی ہے لیکن خالی اسمبلی میں بیٹھ کر
کے تقریریں کرنا نمبر بڑھانا یہ کوئی بلوچستان کے عوام کی خدمت نہیں ہے۔ جناب والا! میں

اپنی تقریر اسی پے ختم کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر بڑی مہربانی۔ جی کون صاحب بات کریں گے۔ پرنس موسیٰ جان۔

پرنس موسیٰ جان بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! ٹاپک تو جو یہاں پے چل رہا ہے وہ بلوچستان کی بجلی اور سبسیڈی پے لیکن میرے دوست نے اٹھ کر پہلے ہمیں نواب اور سرداروں کو رگڑا دیا میں یہ ضرور کہوں گا کہ اللہ کا بڑا شکر ہے کہ مسلم لیگیوں کے دل میں بھی بلوچستان کے لئے کچھ جاگ اٹھا ہے جناب کیوں میں کاکڑ صاحب کا ذرا توجہ دلاؤنگا From last fifty years بلوچستان کی جو معیشت ہے یا اس کا جو پیسہ ہے یا اس کا ذمہ دار ہم قوم پرست یا رحیم صاحب یا ہم یا نیشنلسٹ یا نواب سردار نہیں ہے جناب وہ Most Affect وہ مسلم لیگیوں کی طرف جاتا ہے۔ جناب عالی وہ جو کہتے ہیں کہ بلوچستان کو ٹوٹ لیا گیا جناب بلوچستان کی بجلی کا مسئلہ۔۔۔

جناب اسپیکر آپ بجلی کی سبسیڈی پر بات کریں جی۔

پرنس موسیٰ جان سر میں ضرور آؤنگا سر کیونکہ انہوں نے جو بات کی ذرا میں صفائی بھی پیش کروں تو سر بلوچستان کی بجلی بھی اس گورنمنٹ میں From last four month it was closed موجودہ گورنمنٹ جو آئی جناب چھ مہینے سے جو بجلی بند تھی چاہے وہ بلوچ علاقوں میں تھی یا پشتون علاقوں میں تھی جناب موجودہ گورنمنٹ کی محنتوں کی وجہ سے آج ہمیں بجلی مل رہی ہے جناب جیسے ہمارے محرک معزز رحیم صاحب نے جو پیش کیا میں اس کی تائید کرتا ہوں انہوں نے State away بجلی کے Profit پے کیا مقصد یہ ہے کہ جناب اگر تکلیف ہے تو بجلی کی جتنی مجھے ہے اتنا پشمن والے کو ہے اتنا مستونگ والے کو ہے ہمیں یہ کہتے ہیں کہ جناب عالی میں خود ایک زمیندار ہوں جو ظلم واپڈا والے بلوچستان میں کر رہے ہیں میرے خیال میں وہ پاکستان کے کسی خطے میں نہیں ہے۔ جناب عالی اگر آپ سر سیبل پیس کا جو چلنے کا ریشو دیکھیں میرے خیال میں پوری دنیا میں سب سے زیادہ بلوچستان میں ہو گا جناب اس کی وجہ یہ ہے جناب کہ بجائے چار سو واٹ بجلی کبھی ڈیڑھ سو ہوتی ہے اور کبھی دو سو ہوتی

ہے۔ جناب تو اس سے بجائے کوئی فائدہ ہو جناب عالی اس سے تو ہم نقصان در نقصان میں جا رہے ہیں۔ جناب فلکچوئیشن Fluctuation اس کے اوپر جو فلکچوئیشن ہے جناب میں یہ کہتا ہوں جناب اگر چوبیس گھنٹے بلوچستان کو مکمل بجلی دی جائے تو جو بل سینٹرل گورنمنٹ ڈیمانڈ کریگی وہ ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ جناب! لیکن جناب آٹھ گھنٹے بجلی نہیں ہے اور اس کے باوجود جو سولہ گھنٹے ملتے ہیں جناب وہ بھی فلکچوئیشن کی نظر ہو جاتے ہیں۔ جناب ایک ایک رات میں چالیس چالیس مرتبہ بھی ایک موٹر کو سٹارٹ کرنا پڑتا ہے جناب تو میں اس چیز پر ضرور زور دوں گا جیسے مندوخیل صاحب نے کہا کہ ہمارے چیف مینسٹر صاحب نے جیسے پہلے انہوں نے سٹیپ اٹھایا ہے سہ سے خیال میں وہ پہلی گورنمنٹ ہے جنہوں نے بلوچستان کی بجلی کے اوپر ایک ٹاپک Topic، انہوں نے اٹھایا بلکہ نہ صرف اٹھایا جناب اس کو کر کے دکھایا جناب ۴۸ ہزار روپے سے ۱۲ ہزار روپے پے بجلی کو لائے جناب مجھ سے پہلے والے جو یہاں بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے اعتراف کیا اب جو کہتے ہیں کہ نواب اور سردار کرپشن کے ذمہ دار ہیں ذرا آپ ان کا فیوچر Future چیک کریں وہ پہلے کیا تھے اور اب کیا ہیں چاہے جو کوئی بھی ہو جناب عالی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! آپ نے کچھ دنوں اس معزز ایوان میں جو بات پیش کی تھی یہاں سے ۱۰ میل واپڈا کی تار چوری ہوئی ہے جو ابھی تک ریکور نہیں ہوئی ہے جب ۱۰ میل بجلی کی تار چوری ہو جاتی ہے اسی حکومت کے دوران اب تک اس کو ریکور نہیں کیا گیا ہے (شور)۔

جناب اسپیکر آپ تشریف رکھیں جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب جو بات ہو لیکن اپنی سیٹ سے۔۔۔

جناب اسپیکر بجا اپنی سیٹ سے کرنا چاہیے۔ میں نے ویسے بھی آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کو Disallow کر دیا۔ پرنس موسیٰ صاحب تقریر جاری رکھیں۔

پرنس موسیٰ جان بات تو جناب وہی کرسی کی ہو رہی ہے اب یہ سب جو مخالفت ہو رہی

ہے وہ وجہ بھی کرسی ہے جناب۔ اگر کرسی کا ذرا چسکا ہو تو میرے خیال میں یہ سب بائیں ٹھیک ہو جائیں گی جناب میرا مقصد یہ تھا جناب عالی کہ ہم بلوچستان کی موجودہ حکومت اور چیف منسٹر صاحب کا ہاتھ بنائیں اور ہم سب ہاتھ ایک کر کے جناب اگر بجلی کا مسئلہ ہے جتنا میرا ہے اتنا کاٹر صاحب کا بھی ہے، اتنا کسی اور کا بھی ہے، اتنا کسی اور کا بھی ہے میں یہ کہتا ہوں جناب We should put hands together اور ہم اکٹھا اس ایٹو کو اٹھائیں اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچا دیں جناب عالی جب تک بلوچستان کو سبسڈی رائیٹ پہ بجلی نہیں دی جائیگی جناب تو ہم زمینداری نہیں کر سکتے جیسے کہ میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہوں گا کہ اس سال صرف ۴۸ ہزار ایکڑ پہ گندم نہیں ہوئی اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ کو وقت پہ بجلی میسر نہیں ہوئی۔ جناب عالی تو جناب اگر بجلی فلکچویشن کے بغیر ہمیں تو اس میں گورنمنٹ آف بلوچستان کے ساتھ گورنمنٹ آف پاکستان کا بھی بڑا فائدہ ہے۔ اس میں ہم بہت بڑا فارن ایکس چینسج بچا سکتے ہیں کیوں آپ کا آلو، پیاز اس وقت جو گندم، جو، باجرہ، جو وغیرہ ہوتا ہے Orchards اس کے علاوہ ہے۔ جناب اس وقت بتیس ہزار ایکڑ پہ آپ کے سیب لگے ہوئے ہیں جناب دس ہزار ایکڑ پہ آپ کے بادام لگے ہوئے ہیں اور باقی سب کو ملا کے راونڈ ابلوٹ Round about کوئی سات ہزار ایکڑ پہ آجاتے ہیں اور ۴۴ ہزار ایکڑ پہ کھجور ہے۔ تو جناب آپ دیکھیں یہ بہت بڑا نقصان ہے میں ایک مرتبہ پھر آخر میں یہ کہوں گا کہ جناب بجائے ہم تنقید برائے تنقید کریں ہم تنقید برائے تعمیر کریں۔ جناب حکومت کا ہاتھ بنائیں اور جو مندرخیل صاحب نے کہا کہ میں بھرپور انداز میں ان کی حمایت کرنا ہوں اور وزیراعلیٰ صاحب جن پر جیسے پہلے وہ اس ٹاپک پہ بہت کام کر رہے ہیں اور مزید بھی کریں گے میں ہاؤس کو یہ ریکومینڈ کرونگا کہ وہ حکومت کا ساتھ دے اور وزیراعلیٰ صاحب کا ساتھ دیں اس طرح یہ کام

آگے بڑھنا ہے مزید بڑھے۔ Thank you very much۔

جناب اسپیکر مہربانی! جی مولانا عبدالواسع صاحب۔

مولانا عبدالواسع (عربی) جناب اسپیکر معزز اراکین اسمبلی۔ اس معزز ایوان میں آج

واپڈا کے مسئلے پر جو بحث ہو رہی ہے سبسیڈی کے معاملے پر تو جناب اسپیکر یہ آج پہلا دن نہیں ہے کہ ہم یہاں اپنا رونا رو رہے ہیں میرے خیال میں یہ پانچ چھ سال کے دوران جب سے ہم یہاں آئے ہیں تو ہر سیشن میں ہم یہ رونا رو رہے ہیں لیکن ہمارے رونے کی آواز کوئی سنتا نہیں ہے۔ جناب اسپیکر ہم جتنا روئیں گے اتنا ہی ہم پر ظلم اس سے دوگنا ہو جاتا ہے۔ تو جناب اسپیکر اس کا کیا حل ہو گا آج سبسیڈی کے معاملے میں جو رحیم مندوخیل صاحب نے تحریک پیش کی ہے تو جناب اسپیکر ہم اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ حمایت بلکہ اس قرارداد کو پاس کر کے اس کی پیروی بھی کرنی چاہیے ہمارے ہاں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ہم یہاں قرارداد پاس کر کے پھر اس کے بعد ہم وہاں کسی سے بھی نہیں پوچھتے ہیں کہ ہماری قرارداد کا کیا ہوا اور ہمارے مسئلے کا کیا ہوا ہم نے یہاں پاس کر کے بس بھیج دیا تو جناب اسپیکر ہمارے ساتھ مرکز کے حوالے سے یعنی کونے ٹھکے اور کونے اسکیم کے حوالے سے وہ کیا کیا ظلم روا رکھتے ہیں جناب اسپیکر گیس کے حوالے سے جناب اسپیکر معدنیات کے حوالے سے جو ہمارا صوبہ معدنیات سے مالا مال ہے واپڈا کے حوالے سے ملازمتوں کے حوالے سے یعنی جس حوالے سے بھی دیکھا جائے تو جناب اسپیکر مرکز ہمارے ساتھ کسی بھی فورم پر کسی بھی سطح پر ہمارے ساتھ کوئی بھی تعاون تو درکنار جناب اسپیکر یعنی کوئی بھی ظلم انہوں نے نہیں چھوڑا جو ان کے بس میں ہوتا ہے تو جناب اسپیکر ہم کس حوالے سے روئیں اگر وہ کہیں گے کہ بجلی کے بل لوگ ادا نہیں کرتے ہیں تو کیا گیس کے حوالے سے جب آپ یہ بہانے بناتے ہیں تو گیس کے حوالے سے جو ہمارا حق بنتا ہے تو آپ کیوں وہ ہمیں نہیں دیتے ہیں ملازمتوں کے کونے کے حوالے سے جو ہمارا حق بنتا ہے آپ وہ ہمیں کیوں نہیں دیتے ہیں تو جناب اسپیکر مرکز ہمارے ساتھ یعنی اس پر مرکزی حکومت یعنی جس پارٹی کی مرکز میں حکومت آتی ہے جتنی بھی ان کے درمیان اختلافات ہوں مسلم لیگ کی حکومت آتی ہے تب بھی اگر پیپلز پارٹی کی حکومت آتی ہے تب بھی اگر کوئی دوسری جماعت کی حکومت آتی ہے تو اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ مرکز کے بس میں جتنا بھی ظلم ہو سکے وہ بلوچستان کے ساتھ کرنا چاہیے تو جناب اسپیکر اس نکتے

پر مرکز متفق ہے لیکن یہ بھی افسس کی بات ہے جناب اسپیکر جو مرکزی حکومت برسر اقتدار آتی ہے تو سب سے پہلے یہ اعلان کرتی ہے کہ ہم بلوچستان جو پسماندہ صوبہ ہے اور اس کو دوسرے صوبوں کے برابر لانے کی کوشش کریں گے سب سے پہلے مرکزی حکومت کا بیان یہ آتا ہے لیکن جناب اسپیکر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کا عمل جو ہمارے سامنے آتا ہے تو بلوچستان کو اس سے اور پسماندہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو جناب اسپیکر یہ ظلم ہمارے ساتھ ہو رہا ہے اب جبکہ سبسیڈی کے حوالے سے ہم نے اس معزز ایوان میں کئی ایسی قرارداد پاس کی ہیں جناب اسپیکر کہ یہ سبسیڈی تو ہمارے ساتھ کم ہے یہ ہمارے صوبے کے ساتھ جو رعایت ہو رہی ہے یہ کم ہے ہمارے ساتھ ہمارے لوگوں کے ساتھ اور رعایت کی جائے تو جناب اسپیکر انہوں نے اس قرارداد کے نتیجے میں ہمیں یہ تحفہ دے دیا کہ وہ جو کم یعنی وہ رعایت نہیں ہے جناب اسپیکر لیکن پھر بھی ہم نے جو تھوڑا سا صبر اس پر کیا تھا وہ بھی ہمارا ختم کر دیا اگر دیکھا جائے تو صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ وہ ایک ہارس پاور پر وہ ۳۸۸ روپے لیتے ہیں جبکہ ہمارے بلوچستان میں ایک ہارس پاور کی موٹر پر ۲۲۶ روپے لیتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر اگر پانی کی سطح کو دیکھا جائے ہمارے پانی کی سطح اس سے دوگنا بلکہ چار گنا نیچے ہے ہمارے صوبے میں ہمارے علاقے میں کوئی بیس ہارس پاور موٹر سے لیکر چالیس ہارس پاور تک کی موٹر سے بھی کم گزارہ نہیں ہو سکتا اس سے کم موٹر پانی نہیں نکال سکتی ہے اور وہاں پنجاب اور سندھ وغیرہ دوسرے علاقوں میں جناب اسپیکر پانچ ہارس پاور سے بیس ہارس پاور تک کی موٹریں پانی نکال سکتی ہیں اور باآسانی نکال سکتی ہیں لیکن پھر بھی ہمارے ۲۲۶ پر ہارس پاور اور ان کے ۳۸۸ تو جناب اسپیکر یہ ۶۰ روپے کی جو رعایت ہے وہ بھی ہمارے ساتھ یعنی جو نہ ہونے کے برابر ہے لیکن جناب اسپیکر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس صوبے کی پسماندگی اور اس صوبے میں پانی کی جو سطح ہے جتنا نیچے ہے تو جناب اسپیکر ہمارے لئے یہ رعایت ہونی چاہیے تھی کہ انہوں نے ہمارے ایک سو پچاس ہارس کی جو عین سو ہے تو اس وقت ہمارے ساتھ کچھ ہو سکتا تھا ایک طرف تو یہ ہے دوسری طرف جناب اسپیکر جو ہمیں بجلی مل رہی ہے

جیسے دوستوں نے عرض کیا کاکڑ صاحب نے یا مندو خیل صاحب نے اور موسیٰ جان صاحب نے کہ ہمیں جو بجلی مل رہی ہے ہمارے اوپر یہاں جو آفسر مسلط ہیں یہاں جو ہمارے واپڈا کے آفسرز ہیں تو جناب اسپیکر اگر آپ کل یا پرسوں جو ہمارے سینئر انسٹر صاحب نے اس معزز ایوان کے سامنے واپڈا کی حالت اور ان خیر خواہی کی حالت جو بلوچستان کے ساتھ ان کی کتنی خیر خواہی تھی آپ نے سن لیا ہمارے صوبے کے لئے کویت فنڈ کے حوالے سے ٹیوب ویلز کے لئے جو ۷۰۰ کروڑ یا کوئی ۷۰۰ کروڑ جو سینئر انسٹر صاحب نے یہاں بیان کر دیا تو یہاں ہمارے بلوچستان کے چیف انجینئر صاحب یا ہمارے جتنے وہ بڑے آفسرز ہیں مرکز کو لکھ کر دے دیا کہ یہاں بلوچستان میں ٹیوب ویل لگانے کی ضرورت نہیں ہے یہ پیسے ہمیں درکار نہیں ہیں تو جناب اسپیکر اگر ڈیپلٹمنٹ کے حوالے سے ان لوگوں کا ہمارے ساتھ یہی رویہ ہے تو جناب اسپیکر یہ آپ دیکھیں کہ کیا یہ ہمارے صوبے کی وہاں کس حد تک نمائندگی کرتے ہیں میرے خیال میں میرے ذہن کے مطابق جب ہمارے آفسرز اور ہمارے جتنے بڑے واپڈا کے ذمہ دار لوگ ہیں یہ یہاں سے جب جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یعنی لاوارث صوبہ یہی ہے یتیم صوبہ یہی ہے اس صوبے پر آپ جتنا بوجھ ڈال سکتے ہیں اس پر ڈال دیں تو جناب اسپیکر یہ تو ہمیں اس سے پتہ چلا جب قائد ایوان کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ جناب اسپیکر یہ بارہ بارہ ہزار روپے فی ٹیوب ویل پر ہم نے لگا لیا تو جناب اسپیکر جب اس معزز ایوان کے جو نمائندے اس ذمہ دار آفسر کے پاس اس ذمہ دار لوگوں کے پاس جب جاتے تھے جناب اسپیکر میں اپنے حلقے کا حال بتاتا ہوں کہ اب تک مسلم باغ کے علاقے میں وہ فیڈر بند ہے بارہ ہزار کے حوالے سے جب ہم نے یہ فیصلہ بھی کر لیا کہ ہم آپ کے لئے یہ پیسے یہ بل اکٹھا کر دینگے آپ ہمیں جو فارمولہ دیتے ہیں قائد ایوان کے سامنے جو ممبر حضرات نے جو تجویز پیش کی وہ یہ تھی جناب اسپیکر کہ جو لوگ بل جمع نہیں کرتے تو ان کے ٹرانسفارم اٹار لیں اور صوبائی حکومت آپ کے ساتھ تعاون کرتی ہے اور صوبائی حکومت کا تعاون آپ کے ساتھ ہو گا جتنے بھی فورسز آپ چاہیں جتنے بھی لوگ آپ چاہیں لیکن وہ یہ تکلیف نہیں کر سکتے۔ جناب اسپیکر ٹرانسفارم اٹار نے

کی تکلیف نہیں کر سکتے ہیں ان کے ایس ڈی او ان کے ایکسٹن یہ تکلیف نہیں کر سکتے ہیں جناب اسپیکر پورا کا پورا فیڈر بند کر دیتے ہیں تو پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے جناب اسپیکر کہ جو لوگ۔۔۔

جناب اسپیکر وقت کا خیال رکھیں وقت آپ کا پورا ہو گیا ہے دس منٹ ہو گئے ہیں جی۔ مولانا عبدالواسع ٹھیک ہے جو لوگ بل جمع کرتے ہیں تو ان کی بھی حوصلہ شکنی ہو جاتی ہے تو پھر وہ بھی بل جمع نہیں کرتے ہیں تو جناب اسپیکر تو یہ حالت ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک طرف ہمارے اوپر تو یہی لیبل لگا ہوا ہے کہ لوگ بل جمع نہیں کرتے جب ہم ان کے لئے بل جمع کرانے کے لئے اتنا تعاون کرتے ہیں کہ ہم نمائندے آپ کے ساتھ ہیں ان کی ضلعی انتظامیہ ہے ان کی جو صوبائی انتظامیہ ہے وہ آپ کے ساتھ ہے لیکن پھر بھی وہ لوگ پورے کا پورا فیڈر بند کر کے یہاں دفتر میں بیٹھے ہیں یہ تکلیف نہیں کر سکتے ہیں تو جناب اسپیکر اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ وہ حل نہیں کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اگر یہ مسئلہ اس طرح حل ہو اور لوگوں کے بل جمع ہو جائیں تو پھر ان کی جو کرپشن ہے وہ لوگوں سے جو پیسے لیتے ہیں تو جناب اسپیکر پھر وہ نہیں لے سکتے ہیں تو اس حوالے سے ہم میں تقریر ختم کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر ٹائم ہو گیا ہے آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے مہربانی جی آپ کی۔ آپ ختم فرمائیے وائینڈ اپ کریں اپنی تقریر کو۔

مولانا عبدالواسع تو جناب اسپیکر دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں جو بجلی مل رہی ہے جیسے ہم اس معزز ایوان کے ممبروں کی ہر وقت شکایت ہے کہ ہمیں وہ چار سو جو بجلی مل رہی ہے وہ سو کبھی ڈیڑھ سو کبھی ڈھائی سو کبھی دو سو وہ جو ملتی ہے تو جناب اسپیکر سر سبیل اور سارے موٹر جل جاتے ہیں تو زمیندار بیسچارہ ان کی جو زمینداری ہے اس کی جو زراعت ہے تو وہ سارے پیسے جب سال کا آخر ہوتا ہے تو سارے پیسے اس پر خرچ ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے بل کے لئے کوئی رقم نہیں بچ جاتی ہے۔ تو پھر سال جب اختتام کو پہنچ جاتا ہے تو واپڈا کے اپنے منتخب اور من پسند بل ان کو بھجوائے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جمع کریں آپ کے بس

کی بات ہو یا نہ ہو کسی کا ۲۵ ہزار یا ساٹھ ہزار ایک لاکھ روپے کا بل بھیج دیتے ہیں۔ یہ حرف آخر ہے اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ تو جناب اسپیکر ہمارے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے اور ہمارے ساتھ یہ ظلم ہے۔ میں قائد ایوان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس کا فوری طور پر نوٹس لے لیں۔ جناب اسپیکر یہ قائد ایوان صاحب اور میں حزب اختلاف میں تھے۔ تو ہم دونوں یہ رونا رو رہے تھے کہ ہمارے ذمہ دار افسر ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے اور ہمارے لوگوں کے ساتھ ظلم کرتے ہیں۔ تو اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ قائد ایوان صاحب اور ہم یہاں پہنچے ہیں تو میں نے نہیں پوچھا ہے کہ آپ نے ان کے ذمہ دار لوگوں سے کیا بات کی ہے۔ اور کیا ایکشن لیا ہے اگر لیا ہوا ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں لیا تو میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کا نوٹس لے لیں اور مرکز سے ہمیں حق دلائیں۔ شکریہ۔ و آخر دعوایا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب اسپیکر جمالی صاحب۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر گزارش ہے کہ بسم اللہ خان نے کسان کنونشن میں بہت موثر نمائندگی کی ہے وہ پھر میری تقریر کے بعد ٹائم سیٹ اپ کریں تو بڑی مہربانی ہوگی کہ وہ وہاں یہ مسئلہ بہت اچھے طریقے سے اٹھا کر آئے ہیں۔ ٹائم کم تھا زیادہ مسئلہ نہیں اٹھا سکے لیکن بجلی کا مسئلہ وہاں انہوں نے اچھا ٹیک اپ کیا تو میرے بعد ان کو ٹائم دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ میں مختصر عرض کروں گا۔

جناب اسپیکر جمالی صاحب ہاں۔ آپ کو اجازت دے دی ہے۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب یہ بہت دلچسپ ہے کہ مولانا صاحب کہہ رہے تھے کہ ہم رونا رو رہے ہیں ہم بھی انہی کے ساتھ رونا رو رہے ہیں رونے کا اثر نہیں ہو رہا پھر رونے کو دھونا بھی پڑتا ہے کیسے معاملات طے کئے جائیں واپڈا کے بارے میں سارے ملک میں شکایات بہت ہیں ان کی مجبوریاں بھی ہیں ان کی کمزوریاں بھی ہیں صارف کی بھی مجبوریاں اور کمزوریاں ہیں شراکت کی بنیاد پر گڑبڑ کافی ہوتی رہتی ہے، اچھائی بھی شراکت کی بنیاد پر ہے اور برائی بھی۔ گزارش یہ ہے کہ بلوچستان کے صوبے کو

نیشنل گرڈ سے بست لیٹ ملایا گیا ہے۔ جیسے انگریزی میں کہتے ہیں **You are late starter** تو جب تک ہم ڈیولپ کر پائیں اس لیول پر آئیں جس لیول پر زراعت پنجاب میں ہے فرٹائر میں یا سندھ میں، اسوقت تک تو بھائیوں کو گنجائش دینی پڑے گی۔ ان کا پیمانہ ہے اپنے صوبے، اپنے ایریاز۔ پشاور بھی بست قریب ہے اسلام آباد سے۔ لاہور بھی بست قریب ہے۔ کراچی بھی اس لحاظ سے موثر ہے کہ فلائٹیں بست زیادہ ہیں، آنا جانا ہے اور وہاں ان کے کنٹیکٹس ہیں ہر لحاظ سے وہ صوبے آگے ہیں ہمیں، بجلی کی ایک سہولت لیٹ ملی ہے اس سے جب ہم مستفید ہوئے بہتری کی طرف گئے تو وہ کہتے ہیں کہ اب ہم سبسڈیز نہیں کرتے ہیں۔ کیونکہ فارن انویسٹمنٹ آگئی ہے پر یونٹ ریٹ بڑھ جائیں گے ڈومیسٹک کنسرویومر کے لئے بھی ایگر بکچر کنسرویومر کے لئے بھی اور کمرشل کنسرویومر کے لئے بھی، میں حیران ہوں کہ انٹرنیشنل فارمز ہمارے ملک میں بست انویسٹ آکر کرتی ہیں۔ ازبک سیکٹر اور کمیونوں کے لین دین بھی ہوتے ہیں وفاقی سطح پر۔ امریکن دیگر ممالک آکر انویسٹ کرتے ہیں مجھے یہ سمجھ نہیں آتی ہے کہ گیس کی سپلائی انڈیا کو ترکمنستان، افغانستان اور پاکستان سے ہوتے ہوئے انڈیا جائے گی۔ مجھے تو پالیسی میکر کی یہ بات سمجھ نہیں آتی ہے کہ جب ایران کہتا ہے کہ میں آپ کو بجلی سپلائی کرنے لگا ہوں سستے ریٹوں پر وہاں سے کیوں نہیں لی جاتی چاہے مکران کا ڈویژن ہو۔ اور وہاں مالے میں انگلش میں بھی بات چیت کی گئی ہے پنجابی میں بھی بات چیت کی ہے۔ اور اردو میں بھی وہاں تمام معاملات تو طے ہو گئے ہیں۔ کیا پرائم فیکٹری کا گیس پائپ لائن سے متعلق سٹیٹمنٹ آگیا ہے کہ افغانستان پاکستان سے انڈیا کو سپلائی ہوگی لیکن ایران کی بجلی لیتے ہوئے ہم ڈرتے ہیں۔ اگر ہم اس بات سے ڈریں تو پھر حکومت کی بات کی۔ میری گزارش ہے جب ایک چیز آپ کو سستی مل رہی ہے پڑوس سے تو وہ کیوں نہیں لی جاتی ہے۔ اس کے ریٹ ہیں۔ ہاں۔ واپڈا کی ان انٹرنیشنل لائن لائنز ہیں۔ وہ بھی پاکستانی بھائی ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ہمیں وہ پہلے اس سٹیٹنڈرڈ پر لے آئیں جو دوسرے صوبوں کی زراعت کا ہے۔ پھر فیصلے کریں اور سبسڈی وڈہ ڈرا **Subsidy Withdraw** کریں۔ مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ سینٹ میں ہمارے

نمائندوں نے بہت اچھی نمائندگی کی۔ بد قسمتی سے وزیر متعلقہ چودھری نثار علی صاحب اشک آباد گئے ہوئے تھے۔ دوبارہ زیر بحث آ جائے گا۔ اس کے علاوہ کچھ پانپ لائن کے لئے لان لگائی گئی ہے جو سیف اللہ پراچہ صاحب کے لئے مخصوص ہے۔ ان سے منسوب ہے۔ اس سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ میری قائد ایوان سے گزارش ہے کہ اس کے لئے متحد ہو کر اسلام آباد چلتے ہیں ریزولیشن نہیں۔ وہاں ان سے معاملات طے کراتے ہیں۔ طے ہوئے تو بہت اچھی بات نہ ہو تو اور بہت راستے۔ جیسا کہ انہوں نے کہا اور راستہ بند ہو جاتا ہے تو پھر اپنے دوسرے راستے اختیار کرنے کے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ جب پاور ایران سے سستی ملتی ہے وہ کیوں نہ حاصل کی جائے۔ ان کھمت کے ساتھ شکر گزار ہوں اور کاکڑ صاحب کا بھی کہ انہوں نے موقع دیا۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ۔ بسم اللہ خان کاکڑ صاحب۔

بسم اللہ خان کاکڑ جناب اسپیکر صاحب۔ میں واپڈا کی تحریک پاس کرنے سے پیشتر آپ سے گزارش کروں گا کہ میرا اس مسئلے سے کافی تعلق ہے اس لئے وقت سے متعلق میرے ساتھ سبسیڈی کر دی جیے گا۔ جناب اسپیکر یہ جب سبسیڈی ختم کرنے کا اعلان ہوا۔ اس سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ واپڈا کے بارے میں اور اس ملک کے وزیر اعظم کے بارے میں بھی کہ عین اپریل کو کسان کنونشن میں ملک کے تمام نمائندوں اور ملک کے مختلف اداروں کے لوگوں کے سامنے اعلان کرتا ہے کہ بلوچستان کے لئے بجلی کی قیمتوں کو نصف کیا جائے۔ ففٹی پرسنٹ کیا جائے اور اس سے دو مہینے بعد اس کا مینڈ کا وزیر کہتا ہے کہ ہم تو موجودہ ریٹ ادا کروانا چاہتے تھے۔ اور وزیر کہتا ہے کہ ہم پہلے کے ریٹ ادا کروانا چاہتے تھے۔ تو یہاں سوال پیدا ہوا ہے کہ اس ملک میں فیصلے کرنے کا یا مقدار یا اختیار کہاں پڑا ہوا ہے۔ وزیر اعظم کے پاس پڑا ہوا ہے یا کا مینڈ کے ایک وزیر کے پاس۔ اس سے بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ پتہ نہیں چلتا ہے کہ یہ واپڈا کس فورم کے ماتحت ہے۔ کس کے تحت ہے، کس کا اختیار اس پر چلتا ہے۔ جمالی صاحب کہتے ہیں کہ یہ سہولت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ کمرشل ہے۔ ہم بچنے کے لئے آئے ہیں ایٹ انڈیا

کمپنی کی طرح۔ تمہیں ہم سے لینا ہو گا اور ہمارے شرائط پر لینا ہو گا۔ تم نہ ایران سے بجلی لے سکتے ہو نہ کہیں اور سے ہم دیں گے ہمارے شرائط پر۔ ہم بالکل خود مختار ہیں ہم اس ملک کے وزیر اعظم کے پبلک اعلان کو بھی اس طریقے سے رد کر سکتے ہیں۔ تو اگر ہم یہ بات اسلام آباد کے آفسران تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں کہ وزیر اعظم صاحب! وزیر واپڈا کے اس اعلان سے آپ کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اس سے ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور واپڈا کے بارے میں بھی اس لئے کہ واپڈا سے ان چیزوں پر بہت تفصیلی بات ہوئی ہے۔ ان کو اس چیز کے کنونس کیا بھی گیا ہے کہ بلوچستان کا یہ مسئلہ ہے۔ وہ مان بھی چکے ہیں لیکن ان سب چیزوں کے باوجود کل ہو معاہدوں کا اور وعدوں کا جب وہ پابندی نہیں کرتے ہیں اب ہم نے وہ جگہ ڈھونڈنی ہے جو واپڈا کو پابند کر دے کہ وہ زرعی صارفین سے جو فیصلہ کرتا ہے اس کی پابندی کون کروائے گا ہمارے ساتھ فیصلہ ہو اسی ایس کی موجودگی میں انکا سیکرٹری واپڈا آیا تھا جب تک بلوچستان میں دو لیٹج پوری نہیں کی جاتی اسوقت تک **Sanction Load** پہ بل وصول کیا جائے گا ان تحریر ہوا کہ اس وقت **Load** کی بات ہوگی جب یہاں ۳۳۰ دو لیٹج پوری دی جائیگی وہ دو لیٹج تو پوری نہیں ہوئی وہ تاروں کا یہاں پہ خان صاحب نے ذکر کیا کہ وہ تار وہ تاروں کے بارے میں رپورٹ آجائے کہ اس میں ملوث لوگ **Arrest** ہوئے تار بھی برآمد ہوئے اونٹ بھی حکومت نے قبضے میں لیے ہوئے ہے وہ جو **Gang** تھا وہ بھی **Identify** ہوا وہ مسئلہ ان کا گیا وہ تو ہم نے اس دن اس لیے اٹھایا تھا کہ اس کو بہانہ بنا کہ یہ سہیلانی نہیں دے رہے تھے دو لیٹج پوری نہیں کر رہے ہیں لیکن اس کیے ہوئے معاہدے کے باوجود لوگوں کے پاس ان کی اپنی مرضی سے بنائیں گے ہارس پاور کے مطابق پندرہ کا **Load Sanction** ہوا ہے اس کے ساتھ چالیس کا بل جا رہا ہے آج میں اپنے قائد ایوان سے یہ کہوں گا کہ واپڈا کے بارے میں سب سے پہلے یہ تعین کیا جائے کہ یہ ادارہ اس ملک میں کس فورم پہ کس مقام پہ یہ تابع آتا ہے یہ ماتحت آتا ہے جس کے احکامات کے یہ ماتحت ہو یا جو اسکو پابند کر سکے کہ جو معاہدے کرتے ہیں یہ یا جو اعلانات کرتے ہیں یہ اس کے یہ تابع رہیں گے۔ جناب والا یہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ زرعی

شعبے سے منسلک لوگ کہ واڈا نے بلوچستان کو بجلی دی اب وہ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ ہم نے غلطی کی ہے اس لیے کہ بجلی کے آنے کی وجہ سے یہاں پہ زرعی شعبے میں ایک قسم کا انقلاب آیا یہاں پہ بہت سے زرعی پیداوار بہت بڑا ہمارا میوہ جات فروٹ کے معاملے میں ہم نے صرف ملک کے حوالے سے بلکہ بیرونی ملک ہمارے میوہ جات کے لیے ایک بہت بڑا مارکیٹ پیدا ہوا ہمارے ویکیٹیبلز، ہمارے پیاز، آلو اور گندم کا اب انہوں نے دیکھا کہ ان کھجنتوں کو پیمانہ رکھ کے ان سے سستا لیبر وہاں کارخانوں میں لینے کے لیے یہ ہمیں سستا لیبر پروڈیوس کر رہے تھے اب یہ زراعت میں اتنی ترقی کریں گے ایک تو ہمارا وہ لیبر رُک جائے گا دوسرا اگر یہ صوبہ ترقی کرتا ہے تو کل یہاں پہ ان کے جو مقاصد تھے ہم یہاں پہ ان کے Resources کو کس طرح لیں گے اس میں ناکامی ہوگی یہ جان بوجھ کے اس میں مسئلے پیدا کر رہے ہیں ان سے بات ہوئی کہ نہ آپ سے ہم ایک روپے کی Concession مانگتے ہیں کوئی Concession مت کرو ہمارے ساتھ صرف حساب کرو کہ تم سالانہ کتنی بجلی ہمیں دیتے ہو پنجاب کے قیمت پہ ہمیں بجلی دو لیکن پنجاب والی بجلی دو سندھ والی دو صوبہ سرحد والی بجلی دو اور وہاں پہ کتنی بجلی دیتے ہو اس پہ ریشولنگ کے وہاں ۲۴ گھنٹے بجلی دیتے ہو ہمیں آٹھ گھنٹے تو دو حصے آپکے یہاں بل کے کٹ گئے وہاں بجلی بارہ مہینے استعمال ہوتی ہے زرعی مقاصد کے لیے جب کہ ہم صرف آٹھ مہینے استعمال کرتے ہیں۔ سردیوں میں تو یہاں کوئی فصل نہیں ہوتی چار مہینے یہ ہمارے ساتھ حساب نہیں کرتے ہیں یہ کونگا کہ کوئی رعایت نہ دیں لیکن کم از کم جو چیز وہاں پہ بیچتے ہیں حساب تو ہمارے ساتھ کریں یہ اور باعین ہیں کہ وہاں پہ پانچ ہارس پاور کی موٹر سے چار لُچ پانی نکالتے ہیں بیس پمپس فٹ سے جب ہم چالیس ہارس پاور کی موٹر سے عین لُچ پانی نہیں نکال سکتے وہاں پہ سال میں عین فصلیں ہوتی ہیں ہماری ایک فصل ہے وہ منڈیوں کے قریب ہے ان کے پاس Form to Market روڈ کا کوئی مسئلہ نہیں ہے جبکہ ہمارے پاس Form to Market روڈ کے جس گڈز کو اپنے زرعی پیداوار کو منڈی تک پہنچانے کے لیے انکو دس ہزار خرچ کرنا پڑ رہا ہے ہم کو وہاں پمپس ہزار روپے خرچ کرنا پڑ رہا

ہے آپ جب ایک بات کرتے ہیں تو پورے ملک کے مفاد کو سامنے رکھ کر ہمارے وزیر خزانہ نے ان سے حساب کیا کہ صرف آپ کی عین مسینہ بجلی بند کرنے کی وجہ سے گندم کی کاشت نہیں ہوتی اس کے نتیجے میں بلوچستان کے لیے جو گندم منگوانی پڑے گی اس کی قیمت ساڑھے چار ارب روپے ہے۔ زرمبادلے کی صورت میں یہ جو چار گنا زیادہ بقایاجات آپ نے ہم پہ بنائے ہوئے ہیں اس کے باوجود وہ دو ارب روپے بن رہے ہیں یہ کون سے ملک کے مفادات میں ہے کہ دو ارب روپے اپنے ملک کے لوگوں سے وصول کرنے کے لیے ملک کو صرف گندم کی مد میں ساڑھے چار ارب روپے کے زرمبادلہ کا نقصان دو۔ یہ جناب اسپیکر حساب کتاب کا مسئلہ ہے وہ یہ سمجھ رہے ہیں یہ گندم باہر سے آرہی ہے یہ جو پیاز باہر سے منگوانا پڑتا ہے یہ جو آلو باہر سے منگوانا پڑتا ہے جبکہ ہم یہ پورے پاکستان کو آلو مہیا کرنے کا ٹھیکہ لیں گے بشرطیکہ یہ ہمیں بجلی صحیح سپلائی کریں۔ ہم پیاز دیں گے ہم گندم دیں گے لیکن ہم اربوں روپے خرچ کرتے ہیں آلو انڈیا سے منگوا یا پیاز وہاں سے منگوا یا گندم امریکہ سے منگوائی کونسی خدمت یہ ہو رہی ہے ایک طرف سے صوبے میں لوگوں کو جو 80 فیصد لوگوں کا جو روزگار کا ذریعہ ہے اس میں یہ لات مار رہے ہیں دوسری طرف اس سے ملک کو تو ہمیں یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ اس ادارے کے کنٹرول کرنے والے اتھارٹی وہاں وہ ہمارے ساتھ وہ ہمارے ساتھ سرور خان کاڑھتے ہیں کبھی کیس ہم نے صحیح نہیں رکھا یہ تو بعض اوقات میں سن کے سرور خان صاحب کا ابھی تک ہم تعین نہیں کر سکے کہ جب وہ بولنے پہ آ جاتے ہیں تو کس ذہن سے بات کرتے ہیں مسلم لیگ والے ذہن سے وہ قوم پرست تنگ نظر سوچ سے بات کرتے ہیں یا مڈل کلاس کا آدمی بن کہ یہ جو آج کل ایک رحمان ہے اینٹی سردار، مڈل وہ نہیں ہوتا ہے یہ تو عین تاریخ پر پل کے اس میں پورے پاکستان کے کسانوں نے اور وہاں کے اداروں نے تسلیم کیا کہ سب سے بہتر کیس بلوچستان نے رکھا اور اسی کی بنیاد پہ وزیراعظم نے اتنے بہتر کیس رکھنے کے باوجود بھی اگر وہ ہمارے ساتھ نہیں کرتے ہیں اور اگر سرداروں سے مراد یہ عین مسینہ پہلے بننے والی حکومت ہے تو یہ درمیان میں جو پچیس سال گپ تھا اس میں جو لوگ حکومت میں رہے انہوں

نے Confrontation والی یا منفی والی سیاست نہیں کی انہوں نے اس صوبے کے لیے کیا کیا؟ انہوں نے صرف اپنے مثبت سیاست کے حوالے سے صرف اپنے کو وہ کیا صوبے کے لیے کیا لائے یا کیوں آج صرف ہمیں منتخب کیا جا رہا ہے یا تو یہ ہے کہ تم لڑائی کے ماہر ہے پھر Confrontation کے حوالے سے تم لوگ یا جمیلوں میں جاؤ یا پہاڑوں میں جاؤ یا بھاگو ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم اس حوالے سے حقوق نہیں اٹھائیں گے لیکن یہ صرف دوستوں کو کہیں گے کہ یہ لڑنا یہ حقوق اس صوبے کا حاصل کرنا اس صوبے کے ہر اس باشندے کا فرض ہے جس کے مفادات اس صوبے سے وابستہ ہیں وہ صرف آج کے آئے لوگوں تک وہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر بسم اللہ خان صاحب آپکا وقت ختم ہونے والا ہے۔

بسم اللہ خان کاکڑ جناب والا میں نے ایک سبسیڈی آپ سے مانگی تھی وہ میں جو بات کر رہا ہوں کہ ہمارے موجودہ فلیٹ ریٹ پہ ہم سے وعدہ ہوا تھا وزیراعظم کا کہ اس کو ہم نصف کریں گے اس کے بجائے جو پہلے سے موجود سبسیڈی تھی اس کو ختم کرنے والا یہ وہی مسئلہ پڑتا ہے کہ گئے تھے نماز بخشوانے روزے لگے پڑ گئے۔ اس پہ سوچا جانا چاہیے اور یہ باقاعدہ ملک کے وزیراعظم کے اس میں آنا چاہیے کہ آپکیا یہ رویہ درست نہیں۔ واپڈا کے دوستوں واپڈا کے اہلکاروں کو بھی بلوچستان کو اس ملک کا حصہ سمجھ کر بلوچستان کے رہنے والے لوگوں کو اپنے پاکستانی مسلمان یا جس حوالے سے بھی ہے اس کو بندے سمجھیں ان کا ایس ڈی او تک یہ سمجھتا ہے کہ میرا وزیراعلیٰ بھی کچھ نہیں کر سکتا یہ رویہ اس کو ترک کرنا چاہیے اور اس کا نوٹس لینا چاہیے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا پوائنٹ آف آرڈر یہ ویسے تو میرا حق بنتا ہے جو کچھ بات ہو اس پہ کوئی جواب بھی ہو لیکن چونکہ دوستوں نے صحیح بائیں کی ہیں ہم متعلق ہیں اس پہ میں بات نہیں کرنا چاہتا لیکن ایک اور Honourable ممبر نے کچھ بات کی تو اس کے لیے صرف ریکارڈ کو ٹھیک کرنے کے لیے یہاں بات کرنا چاہتا ہوں مثلاً یہ کہ ہمارے صوبے کے سیاسی لوگوں نے منفی سیاست کی ہے اسکو ٹھیک کرنے کیلئے میں اس میں صرف اتنا لانا چاہتا

ہوں کہ سیاسی سائیڈ پہ آپ دیکھیں آج باقاعدہ یکم اپریل کو آٹھویں ترمیم کے اس کے یعنی شک ختم ہوئے ہیں جس سے صوبائی خود مختاری ختم ہوتی ہے جس سے پارلیمنٹ کی یعنی بمشکل اسلام آباد میں یہ بات تسلیم کی گئی کہ یہ غیر آئینی غیر جمہوری صوبائی خود مختاری کے خلاف یہ اقدامات تھے تو اس میں اگر ہمارے صوبے کے لوگ اس غیر آئینی عمل اور غیر جمہوری اور صوبائی خود مختاری کے خلاف جب اسٹینڈ لیجے میں جناب میں مزید اس میں زیادہ نہیں جاتا ہوں ریکارڈ کو صحیح کرنے کے لیے کہ یہ ملک میں پارلیمنٹ کے اختیار صوبے کے اختیارات اس پہ ہمارے لوگوں کے سیاسی لوگوں نے کام کیا ہے یہ منفی نہیں ہے یہ مثبت ہے نمبر ایک، دوسری بات یہاں ریکارڈ پہ لاتے ہیں کہ جمہوریت فیل ہو گئی ہے اور باقاعدہ پریس میں بھی دیتے ہیں کہ جمہوریت کب آئی ہے۔ جمہوریت فیل ہو گئی۔ یہ منفی نہیں ہے مثبت۔ اس پر ہمارے صوبے کے سیاسی لوگ۔ یہ جمہوریت ہماری پارلیمنٹ کے اختیارات صوبے کے اختیارات۔ اسمبلی کے اختیارات۔ اس پر ہمارے صوبے کے سیاسی لوگوں نے کام کیا ہے یہ منفی نہیں مثبت۔ اور دوسری بات کہ جمہوریت فیل ہو گئی پریس میں بھی لاتے ہیں ریکارڈ پہ لاتے ہیں کہ جمہوریت فیل ہو گئی۔ جمہوریت کب آئی۔ جناب والا ملک مسلسل مارشل لاء کی زد میں رہا۔ بمشکل ۱۹۷۴ء میں ایک آئین۔ اس کا بھی خاتمہ ہوا۔ مسلسل مارشل لاء پھر آٹھویں ترمیم۔ یکم اپریل کو تو پاکستان میں باقاعدہ جشن منایا گیا کہ اب ہم نے بمشکل جمہوریت کے ٹریک پر اور ہماری گاڑی پشٹری پر آگئی ہے۔ اور یہاں ابھی سے کہتے ہیں کہ جمہوریت فیل ہو گئی۔ جمہوریت فیل نہیں ہوئی صرف وہ لوگ فیل ہوئے جنہوں نے ملک کے خلاف آمریت کا عمل کیا۔ جمہوریت کے خلاف عمل کیا اور مجموعی طور پر یعنی ہمارے سوسائٹی کے جمہوری سیاسی تعلیمی ہر قسم کی ترقی کا راستہ روکا۔ اور مسئلہ اس میں کرپشن کا ہے کرپشن بھی اگر یہ اسمبلی ہو پارلیمنٹ ہو۔ اور ہمیشہ اس میں بات ہو کرپشن نہیں ہو سکتی۔ کرپشن تاریکی میں ہوتی ہے۔ جرم تاریکی میں ہوتے ہیں جب تک روشنی ہوتی ہے اس میں جرم کوئی نہیں کر سکتا ہے۔

جناب اسپیکر میں فلور دیتا ہوں مولانا نصیب اللہ خان کو۔

مولانا نصیب اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (عربی) جناب اسپیکر اسمبلی دوستوں کی
 تقریریں سن کر میں نے تجزیہ کیا ہے کہ اس بلاؤس میں دو قسم کی شکایتیں ہیں ایک یہ شکایت کہ
 بجلی مناسب طریقے سے بلوچستان کو مہیا نہیں کی جاتی ہے اور ایک یہ یہاں پانی کی سطح روز بروز
 گرتی جا رہی ہے۔ اول بات یہ ہے کہ لوگ کبھی پیپلز پارٹی سے کبھی مسلم لیگ کی حکومت سے
 کبھی مرکز سے کبھی واپڈا کے حکام سے شکایت کرتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پانی کی سطح
 جو گر رہی ہے اس کی شکایت ہم کہاں لے جائیں۔ تو ہمیں چاہیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی
 طرف رجوع ہو جائیں کہ بارش کے موسم میں اور برف باری کے موسم پر ہو جائے۔ تو انشاء
 اللہ ہمارے مسئلے خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ آیات جو میں نے پڑھیں ان آیات کا تعلق بھی
 بجلی کی سبسیڈی سے ہے۔ ایک قاری صاحب نے تلاوت کی ایک زمیندار بیٹھا ہوا تھا اس نے
 کہا ان آیات کا ترجمہ یہی ہے آپ خبر دیجئے۔ جب زمین کا پانی دھنس جائے۔ اور خشک ہو
 جائے تو پھر اس پانی کو کون دریافت کر سکتا ہے۔ ہم آلات اور اوزار سے نکال سکتے ہیں۔
 پروردگار عالم نے اس کی آنکھ کا پانی خشک کر دیا۔ مولوی صاحب نے پھر اس سے کہا اب آپ
 کی آنکھ کا جو پانی ہے یہ اوزار اور آلات سے نکالیں۔ تو مطلب یہ ہے میرا کہ یہ جو واپڈا ہے یہ
 جو ہمارا ملک ہے یہ جو ہمارے واپڈا کے سیکرٹری یا ہمارے جو مرکز کے نمائندے ہیں یہاں پر
 یا وہاں پر یہ ہمارے ہی نمائندے ہیں ہمارے لوگ ہیں ہم ان کو بے گانہ کیوں سمجھتے ہیں۔ ہم
 ان سے ہمیشہ کے لئے لگہ کیوں کرتے ہیں۔ تو چاہیے کہ ہم بھی چوری نہ کریں۔ ہم بھی غلط
 طریقے سے بجلی کو چوری نہ کریں۔ اور ان کے پاس جائیں ان کی مشکلات سنیں اور ان کو حل
 کرنے کی ہم بھی کوشش کریں۔ اور زمینداروں کی طرف سے ہم نمائندگی جب کرتے ہیں تو
 ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے زمینداروں کو بھی ذرا احساس دلائیں کہ بجلی کی چوری ہمارے ملک کی
 چوری ہے۔ کسی طریقے سے ہم اللہ کے سامنے جوابدہ ہونگے اسی طریقے سے اگر ہم اپنا اثر و
 رسوخ استعمال کر کے اپنے زمینداروں کو سمجھائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تبارک تعالیٰ
 ہمارے حالات پر رحم فرمائے گا۔ ہمارا پانی جو ہے زیادہ ہو جائے گا۔ اور ہمارے حکام بھی

کر دیں۔ تو ہمارے یہاں کے واپڈا والے کوئی یونٹ بھی نہیں لکھ کر دیتے۔ اور اپنی طرف سے اس کو کنکٹ نہیں کر رہے ہیں۔ ابھی انہوں نے ۲۴ پول لگائے ہیں۔ لیکن ابھی تک کنکشن نہیں ہے وہاں گرم ترین علاقہ ہے۔ میرا وہاں پر پہنور سنڑی اور باقی دیہات اسی نوے کے قریب ہیں۔ تو میں ایوان کے ذریعے قائد ایوان کی توجہ دلاؤں گا کہ وہ اس اہم مسئلے پر توجہ دیں۔

جناب اسپیکر آپ اس مسئلے پر کسی اور طریقے سے موشن لائیں فی الحال۔ بجلی کی سبسیڈی کی بات ہو رہی ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ جناب میں نے اس کی حمایت کی ہے اور ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں۔ اور دوسرا جو ہے ہمارے وہاں پر لوڈ شیڈنگ زیادہ کی جاتی ہے سب اور جعفر آباد اور نصیر آباد میں اور وہاں بھی لوڈ شیڈنگ کم سے کم کی جائے۔ تاکہ وہاں کے لوگ زیادہ متاثر نہ ہوں۔

سید احسان شاہ جناب اگر مجھے پانچ منٹ دے دیں۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! جناب والا زیر بحث موضوع جو بجلی کی سبسیڈی کے متعلق ہے میں اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں چاہیے تو یہ تھا کہ بلوچستان کو بجلی کی مد میں مرکز سے مزید رعایتیں ملتی کیونکہ یہاں بجلی پاکستان بننے کے کافی عرصے بعد آیا۔ اور واپڈا بننے کے ساتھ جو مراعاتیں دوسرے صوبوں کو دی گئیں ان مراعات سے یہ صوبہ محروم رہا۔ فرض کریں اس وقت کویت فنڈ، کینیڈین فنڈ، دوسرے میرے فنڈ تھے ان کے تحت عام زمیندار کی زمین تک بجلی پہنچائی جاتی تھی جب ہماری باری آئی تو اب جناب واپڈا کا کہنا یہ ہے کہ یہ سارے فنڈز بند ہو گئے ہیں اور وہ مراعاتیں آپ کو نہیں مل سکتیں جبکہ یہ مراعاتیں دوسرے صوبوں کو کافی عرصے پہلے مل چکی ہیں۔ جانتک بات بجلی کی سبسیڈی کی تھی جناب والا یہاں پر ہر شخص کو معلوم ہے کہ بلوچستان میں واٹر ٹیبل بہت ہی نیچے ہے ہمارے مقابلے میں پنجاب میں سندھ میں واٹر ٹیبل اس سے کئی گنا اوپر ہے جو موٹر بلوچستان میں دس ہارس پاور کا لگاتے ہیں تو اس سے دو لٹری پانی یا مین لٹری

پانی لیکن اسی دس ہارس پاور کے موٹر کو اگر پنجاب میں لگائیں سندھ میں لگائیں تو اس سے آپ چھ لکھ پانی نکال سکتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہاں پر جو زمیندار کی پیداوار ہے مارکیٹ تک اس کو پہنچانے کے لئے اس کے پاس اچھے ذرائع ہیں۔ اچھے روڈ ہیں ان کی جو پیداوار ہے فارم ٹو مارکیٹ تک ٹرانسپورٹیشن سائڈ پر اتنے اخراجات نہیں ہیں۔ کئی مسائل کا سامنا ہے اگر مکران کا کوئی زمیندار مکران کی پیداوار کو کراچی میں لے جانا چاہے تو یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ آر سی ڈی ہائی وے کی حالت آپ دیکھ لیں کونڈہ مستونگ یا خضدار کا کوئی زمیندار اپنی اجناس کو مارکیٹ تک لے جانے کے لئے ٹرک لے لیں تو یقیناً اس کو ملک کے باقی حصوں سے زیادہ قیمت دینی ہوگی۔ ٹرانسپورٹیشن پر اس کے اخراجات زیادہ ہیں لہذا اگر ان مراعات کو بھی ختم کیا گیا تو جناب والا یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ بلوچستان کے زمیندار سندھ کے زمیندار یا کسی اور ملک کے زمیندار کے ساتھ مقابلے میں آئیں مقابلہ تو دور کی بات ہے جناب مارکیٹ تک ان کی رسائی ہی ممکن نہیں ہے۔ بلکہ چاہیے تو یہ تھا بلوچستان کے لئے خاص کر بلوچستان میں زمینداروں کے لئے ایک جامع منصوبہ ہوتا جس کے تحت بجلی کی مد میں روڈ کی مد میں اور باقی چیزوں کی مد میں اور باقی چیزوں کے کھاد کے آبیانے کی مد میں بلوچستان کے زمینداروں کو زیادہ امداد ملنی چاہیے تھی۔ اور ہماری گزارش یہ ہے کہ اس تحریک میں یہ تمام بائیں لانی چاہئیں تاکہ اس صوبے کے زمیندار بھی باقی صوبوں کے برابر لائے جائیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر بڑی مہربانی۔ مولانا امیر زمان صاحب۔ میں نے آپ کو فلور دے دیا ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ زمینداروں کے لئے سبسیڈی کی بات ہو رہی ہے اخبار میں آیا ہے کہ مرکزی حکومت نے سبسیڈی کو ختم کیا ہے۔ تو پھر وزیر اعلیٰ صاحب بتا دیں گے کہ یہ سچ ہے۔ جیسا کہ بسم اللہ نے کہا واپڈا کا اس وقت کوئی مالک نہیں ہے ہمیں معلوم نہیں ہے کہ واپڈا کس کی بات مانتا ہے۔ جب وزیر اعظم ایک اعلان کرتے ہیں تو تب بھی واپڈا اس اعلان پر منکر ہے اور جب صدر کوئی اعلان کرتا ہے جب اس کے وزیر اس کا اعلان کرتے ہیں تو جب بھی واپڈا اس کے منکر ہیں۔ ہمارے ساتھ باقاعدہ اس

کا پروف موجود ہے کہ واپڈا خود بخود آپس میں فیصلے کر کے خود طے کرتے ہیں وہ کسی کے محتاج نہیں ہیں۔ تو سب سے پہلے ہماری گزارش یہ ہے کہ واپڈا والے یہ واضح کر دے یا مرکز یہ واضح کر دے کہ واپڈا کس کے پاس ہے تاکہ ہم جا کر اس کے پاس منت کریں کہ بلوچستان پر جو ظلم ہو رہا ہے اس ظلم کو خدارا ہم سے دور کریں۔ اور یہ بجلی ہمارا بنیادی حق ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔۔ (عربی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بجلی میں نے آپ کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور بجلی کے ساتھ آپ لوگوں کے انتہائی مفادات وابستہ ہیں اور ساتھ ڈر ہے کہ کہیں کرنٹ نہ لگ جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے تو جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بجلی کو پیدا کیا تو اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ ہمارا بنیادی حق ہے۔ لیکن ہمارا بنیادی حق ہمیں نہیں مل رہا ہے۔ اور جب ملتے ہیں تو وہ اس طرح ہے کہ کہیں آپ جائیں وہاں ویلیج اس طرح ہے ہمارے زمینداروں کی جتنی بھی ٹریبانس ہیں وہ سارے جل گئے ہیں۔ ویلیج کم ہونے کی وجہ سے وہ سارے جل گئے ہیں۔ وہ بے چارے اس سے پریشان ہیں اور زیر زمین پانی اتنے نیچے چلے گئے ہیں اور روز بروز جا رہے ہیں۔ میرے معلومات کے مطابق قلات کے علاقے میں ہمارے لورالائی کی طرف میں اس سائیڈ میں سالانہ عین فٹ یا چار فٹ سالانہ نیچے جا رہے ہیں۔ جب پانی بھی نیچے جا رہے ہیں۔ اور بجلی کی ویلیج بھی کم ہے۔ اور سبسٹیڈی کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ تو ہمارے زمینداروں کا کیا قصور ہے۔ اور ہمارے زمینداروں نے گناہ کیا کیا ہے؟ اگر اس بجلی پر ہمارے زمینداروں کو سبسٹیڈی نہیں مل رہی ہے اور وہ مراعات جب دوسرے صوبوں کو ملتا ہے وہ ہمارے صوبے کو نہیں دے رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مرکز ہمیں کسی کھاتے میں شمار نہیں کرتا ہے۔ ہم وہاں کسی کھاتے میں شمار نہیں ہیں۔ اب جناب والا! اگر دیکھا جائے کہ وہاں پنجاب میں یا سرحد میں یا سندھ میں باقی صوبوں میں جتنی بجلی وہاں ملوں اور کارخانوں میں خرچ ہوتی ہے تو وہاں کی ایک مل کی بجلی بھی ہمارے لئے کافی ہوتی ہے۔ ایک پارلیمنٹ ہاؤس کی بجلی ہمارے لئے کافی ہے اگر ان کے لئے مراعات ہیں کہ وہ اپنے اٹھنے بیٹھنے کے لئے اتنی بجلی خرچ کریں اور ہمارے زمیندار کے

لئے اتنی سہولت نہ ہو کہ وہ اس سے پانی نکالیں، جناب والا کھلے دنوں سارے فیڈر بند کئے گئے۔ ہمارے زمینداروں کے کتنے نقصانات ہو گئے جتنی بھی فصلیں تھیں وہ خشک ہو گئیں۔ اور سارے فصل تباہ ہو گئے اور کہا یہ گیا کہ بلوچستان کے زمیندار بل نہیں دے رہے ہیں۔ جناب والا یہ ہمارا غامی نہیں ہے۔ ایکسین XEN واپڈا نے ان کے ساتھ خود فیصلہ طے کیا ہے جب انہوں نے خود فیصلہ کیا ہے اب گناہ زمینداروں نے کر لیا۔ جب بات سر پر آگئی تو کہا کہ زمیندار بل جمع نہیں کرتے ہیں۔ تو جناب والا! یہ ایک انتہائی سنگین مسئلہ ہے اور خاص کر بلوچستان کیلئے۔ بلوچستان رقبہ کے لحاظ سے پاکستان سے انتہائی زیادہ ہے عینوں صوبوں سے۔ اب اتنے بڑے رقبہ کو آباد کرنے کیلئے تو بنیاد ہے کہ بجلی کی ضرورت ہے۔ جب دوسرے صوبوں میں جو بھی فصل ہوتی ہے کیا وہ فصل بلوچستان میں نہیں ہو سکتی ہے۔ اگر اب ہم ایگر لیکچر والوں سے معلومات کریں تو بلوچستان پانچ زون پر مشتمل ہے۔ اور یہاں پانچ فصلیں یہاں ہو سکتی ہیں۔ پانچ فصل میرے تجربہ کے مطابق مالٹا اور کیلا، پیاز اور آلو، گنا یعنی جو بھی آپ چاہیں وہ یہاں بلوچستان میں ہو سکتی ہے۔ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اور زمیندار کو مراعات نہ دینے کی وجہ سے بلوچستان اس طرح پسماندہ ہے۔ اور اسے اس طرح پسماندہ رکھا گیا ہے۔

جناب اسپیکر آپ محسوس کریں آپ کو وقت کا احساس ہو گا۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر) جی ہاں۔ مجھے وقت کا احساس ہے۔ جناب والا! اب جہاں بجلی ہے۔ وہاں پر بجلی کی قیمت آسمان سے بات کرتی ہے۔ اور جہاں زمیندار کے لئے مراعات ہیں وہ ان سے واپس لی جا رہی ہیں اور جہاں بجلی نہیں ہے اور جب ہم اس کیلئے بات کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ بجلی دے دیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بجلی نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ اب بلوچستان میں ایسے بہت سے ایسے اضلاع ہیں ایسے ڈسٹرکٹ ہیں بلکہ میرا اپنا ڈسٹرکٹ وہاں پر آج تک بجلی بطور نمونہ بھی موجود نہیں ہے۔ تو جناب والا! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ کے گھر تک تو گیس بھی پہنچ گئی۔ اور آپ کے گھر تک تو تمام سہولتیں پہنچ گئی ہیں۔ اور آپ کے گھر تک تو بجلی بھی پہنچ گئی۔ آپ کے زمینداروں

کے پاس وہ مراعات بھی موجود ہیں جو ایک زمیندار کیلئے ہونی چاہیے۔ لیکن ہمارے زمینداروں کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کیوں کیا جا رہا ہے۔ اس طرح کا سلوک جو ہمارے زمینداروں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب اس وقت کہتے ہیں کہ چیزوں کی قیمت زیادہ ہو گئی ہیں۔ آپ بجلی کی طرف جائیں زمیندار کے ساتھ ناانصافی ہے۔ آپ کھاد کی طرف جائیں زمیندار کے ساتھ ناانصافی ہے۔ آپ تخم کی طرف جائیں زمیندار کے ساتھ ناانصافی ہے۔ آپ ٹریکٹر اور روڈوں کی طرف جائیں زمیندار کے ساتھ ناانصافی ہے۔ وہ کونسا شعبہ ہے کہ حکومت پاکستان نے زمیندار کو اس شعبہ میں مراعات دی ہیں۔ لہذا یہ ایک مراعات تھی جو واپس لی گئی ہے۔ لہذا یہ انتہائی ظلم ہے اور میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعظم کا ایک اعلان ہے۔ اور وزیر صاحب کا دوسرا اعلان ہے۔ اب وہ خود آپس میں طے کریں کہ واپڈا کس کی بات مانتا ہے۔ اور واپڈا کس کے تابع ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بھٹو والی بات ہے۔ یہ سفید ہاتھی ہے یہ کس کے ہاتھ میں نہیں آئے گا۔ ہاں اگر آئے گا تو اس کیلئے لکڑی اٹھائیں۔ دروازہ کھٹ کھٹائیں تو پھر شاید انشاء اللہ کچھ ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ جناب۔ میر عاصم کرد۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو) جناب اسپیکر۔ دوستوں نے اس پر کافی روشنی ڈالی۔ واپڈا کے کالے کرتوتوں پر کچھ میں بھی کھونگا۔ جناب اسپیکر! بلوچستان ایک پسماندہ صوبہ ہے ذریعہ معاش یہاں پر بالکل ہے نہیں۔ لوگوں کو یہاں پر روزی ملتی ہی نہیں ہے ماسوائے ہمارے پٹ فیڈر کے۔ یہاں پر بلوچستان کے باقی حصوں میں صرف لوگوں کا ذریعہ معاش جو ہے وہ اپنا بورنگ لگا کر اور کنوئیں لگا کر حاصل کر رہے ہیں کیونکہ ان کے کاریزات تو خشک ہو گئے ہیں۔ مکران میں ابھی تک بجلی نہیں ہے۔ ایک قلات ڈویژن ہے یا کوئٹہ چمن ڈویژن ہے۔ یہاں پر بجلی ہے جناب اسپیکر۔ ۱۹۹۰ء میں جب ہم لوگ ایم پی اے تھے، کچھ گاؤں کو کویت فنڈز سے بجلی فراہم کی جانی تھی، لاسٹیں بچھ گئیں، مگر افسوس کی بات ہے کہ ان گاؤں کو ابھی تک بجلی میسر نہیں ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر۔ بجلی میسر تو نہیں ہوئی ہے سوال تو اس وقت بجلی کے نرخ کا ہے۔ بجلی کے نرخ کی بات ہے۔

میر محمد عاصم کروی (گیلو) جناب اسپیکر! جی ہاں میں اسی طرف آ رہا ہوں۔ ۱۹۹۰ سے ابھی تک الیکٹرک سٹی ہی نہیں آئی۔ واپڈا کی انہیں چیزوں کی طرف آ رہا ہوں۔ جناب اسپیکر! میرا ایک گاؤں ہے جس میں ۱۹۹۰ء سے اس کے سارے شہر میں ٹرانسفارمر لگے ہوئے ہیں۔ ساری چیزیں ہیں مگر ابھی تک وہاں الیکٹرک نہیں آئی صرف وہاں پر الیکٹرک کو اس سے لنک نہیں کیا گیا۔ اب ہمارا منٹری فیڈر ہے۔ جب بھی بارش ہوتی ہے، ہوا چلتی ہے یا کوئی کوا یا کوئی چڑیا لین پر بیٹھ جاتی ہے۔ بجلی چلی جاتی ہے۔ ایک ایک مہینہ بجلی چلی جاتی ہے۔ جیسے ہمارا حسنی فیڈر ہے۔ اس پر لوڈ اتنا زیادہ ہے ہمارے جو زمیندار ہیں اس کی دو لیج اتنی کم ہیں کہ ان کے ٹرہائن نہیں چلتے دو سو ایک سو نوے دو لیج ہوتا ہے اس سے زیادہ دو لیج آتا ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ان فیڈروں پر کافی لوڈ ہے۔ لکپاس فیڈر ہے وہ بھی اسی طرح سے ہے جناب اسپیکر۔ اگر آپ دو لیج صحیح نہیں دیں گے چوہیں گھنٹوں میں بارہ گھنٹے آپ کے فیڈر بند ہونگے تو آپ واپڈا والے وہ حق نہیں رکھتے ہیں جو لوگوں کے بل واجب الادا ہیں۔ وہ مانگیں، لوگ تو یہ بھی برداشت کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں ہمارے سی۔ ایم۔ ہاؤس میں ہمارے سی ایم صاحب موجود تھے اس وقت چیف واپڈا بھی موجود تھا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ جتنے بھی واجبات لوگوں پر واجب الادا ہیں ان پر بارہ بارہ ہزار دے مگر چیف واپڈا نے ماننے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ہمارے سی۔ ایم۔ نے پی۔ ایم۔ سے بات کی۔ اس کے بعد بھی وہ آمادہ نہیں ہوئے۔ اس کے بعد اسلام آباد گئے اور اس کے بعد ہی سی۔ ایم۔ نے کوئی فیصلہ کرایا۔ سبسیڈی کے باوجود لوگ آمادہ بھی نہیں تھے اور ان کے پاس گنجائش بھی نہیں تھی کہ اسے طے کر سکیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابھی آپ نے سبسیڈی بھی ختم کی۔ وہ تو پہلے سے آمادہ نہیں تھے۔ آپ انہیں دو لیج بھی صحیح نہیں دیتے ہیں اور چوہیں گھنٹے میں بارہ گھنٹے آپ کی لوڈ شیڈنگ ہے۔ لوگوں کے سر سہیل پمپس ان کی مشین ایک سال میں تیرہ تیرہ بار جل جاتی ہیں۔ ایک سر سہیل بنانے کیلئے، رپورٹ

کیلئے دس سے سولہ ہزار روپے کا خرچ آ جاتا ہے۔ میرا اپنا ایک سرسبیل ہے جسے میں ایک سال میں تیرہ مرتبہ دہرا کر لیا ہے۔ اور دو مرتبہ میں نے وہ پمپ نیا خریدا ہے۔ اس پر کم سے کم خرچ ایک لاکھ تیس ہزار روپے ہوا ہے۔ اور سرسبیل جو میں نے نیا خریدا ہے اس پر خرچ دو لاکھ روپے آیا ہے یہ عین لاکھ تیس ہزار کس کی مد میں جائیں گے؟ یہ واپڈا کی مد میں جائیں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارے بلوچستان کے زمیندار یہ اخراجات برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ اور ان پر جو واپڈا کے ایکسٹرا اخراجات آنے ہیں وہ بھی برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ بلوچستان رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کے رقبہ سے آدھے سے کچھ کم ہو گا، مگر ایکسٹرا سٹی اسے صرف عین فیصد ملتی ہے اور شاید عین فیصد سے بھی کم ملتی ہے۔ ستانوے فیصد بجلی دوسرے صوبوں کے پاس ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر بلوچستان کو ایکسٹرا سٹی میں بالکل مستثنیٰ قرار دیا جائے کوئی خرچ نہیں ہو گا۔ میں یہاں زراعت کے بارے میں کہوں۔ ایران میں زراعت کے شعبہ کو وہ فروغ دیتے ہیں۔ اور یہاں پر زراعت کے شعبہ کو تباہ کیا ہے۔ یہاں پر تو یہ قدرت کی طرف سے ہے۔ یہاں نہ کوئی نہر ہے جیسے ہیں۔ زمین کی گھراٹیوں سے چار سو سات سو فٹ سے پانی نکالا جاتا ہے۔ یہاں تو اسپیکر صاحب خدا سے یہاں کے لوگوں نے زبردستی روزی پھینچی ہے۔ بلوچستان کے زمینداروں نے۔ میں جناب یہ کہتا ہوں کہ اگر بلوچستان کی عین فیصد سے بجلی کم ہے اگر اس کو مستثنیٰ قرار دیا جائے تو بہتر ہو گا نہ تو پاکستان پر کوئی بوجھ ہے۔ زراعت کے شعبے کو ترقی دینے کیلئے مستثنیٰ قرار دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب اسپیکر مہربانی۔ بہت بہت شکریہ۔ محمد اسلم گجسکی۔ چلیئے دو منٹ بول لیجئے۔
 محمد اسلم گجسکی جناب کیونکہ اس پر معزز اراکین نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے مزید دلائل پیش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا ہوں۔ دلائل تو سب دوستوں نے پیش کئے کہ یہ رعایت ہم بلوچستان والے کیوں مانگ رہے ہیں۔ وہ اس لئے کہ ہمیں بجلی مفت دے۔ اور پاکستان کے دیگر شہروں میں بجلی بہت پہلے تھی اور ہمیں بہت لیٹ پہنچانی گئی۔ واٹر اینڈ پاور کے نام پر یہ ٹکڑہ ہے۔ بلوچستان میں واٹر ٹیمپل بہت نیچے ہے۔ بلوچستان کے لئے اس کے لئے

کوئی اقدام نہیں کئے۔ یعنی ڈیم یا ریزرو واٹر کو بڑھانے کے لئے۔ انہوں نے کچھ اقدام نہیں کئے۔ بجلی جو کچھ بے میسر ہے اس کا دوستوں نے ذکر کیا ہے وہ بھی دو نمبر کا ہے۔ اور اس لئے ہم آج یہ تحریک التواء پیش کر رہے ہیں اور اس کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں کہ ہمیں یہ رعایت جو مرکزی حکومت نے دی تھی اس کو بند کیا گیا ہے۔ واپڈا کے حوالے سے میں یہاں پر ایک ذکر کروں گا کہ جس حلقے سے میرا تعلق ہے وہاں بجلی نام کی چیز کوئی ہے نہیں۔ وہاں صرف پورے ضلع میں ایک جگہ پر ایک جزیئر تھا جو چل رہا تھا وہ واپڈا والے چلا رہے تھے۔ اس کو بند کیا گیا جب میں نے وہاں واپڈا والوں سے کشٹیکٹ کیا کہ اس کو کیوں بند کیا ہے تو انہوں نے یہ کہا کہ بل ادا نہیں ہوئے۔ تو بل اس لئے ادا نہیں ہوئے کہ ظاہر ہے جزیئر سے تو کوئی سہولت نہیں ہے۔ وہاں سوائے اس کے کہ اندھیرے میں روشنی کی ایک کرن۔ اس سہولت کو کیا کرنا جب یہاں گرڈ ہیں۔ لوگ اس کا یہ حال بتا رہے ہیں۔ صرف وہاں یہ ایک کرن تھی کہ لوگ کہیں کہ روشنی ہوتی ہے۔ تو ہم نے کہا بل تو آپ نے بھیجے نہیں دو عین سال چلا کر اکٹھے بل بھیجے ہیں اس کے باوجود بھی جب ہماری گورنمنٹ بنی تو ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب سے کہا کہ ہمیں سبسڈی دیں۔ کہ لوگ اس بجلی کی کرن کو دیکھنے کے لئے بے چین ہیں۔ اس کو دوبارہ ہم اس روشنی کو پیدا کریں تو انہوں نے کہا کہ یہ سبسڈی میں آپ کو دوں گا کہ واپڈا والوں کو یہ سبسڈی بل میں دوں گا تاکہ وہ بجلی کو دوبارہ چلائیں۔ جب ہم نے کہا کہ یہ سبسڈی بل کی صورت میں وزیر اعلیٰ صاحب دے رہے ہیں آپ کم از کم اس کو ایک دو گھنٹے کے لئے چلائیں تو انہوں نے کہا کہ یہ مشین ناکارہ ہیں یہ چلنے کے قابل نہیں۔ اس لئے میں نے عرض کیا کہ ہم یہاں سبسڈی دینے کے باوجود بھی وہ جزیئر کو چلانے کے لئے تیار نہیں ہیں جو واپڈا کے افسر یہاں بیٹھے ہیں میں ان کو عرض کر دوں گا خدا را یہ ہماری روشنی کی کرن واپس کر دیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ۔ اب میں قائد ایوان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس بحث کو ذرا سمیٹیں۔

سردار محمد اختر مینگل (قائد ایوان) شکریہ جناب اسپیکر۔ مسئلہ ہے واپڈا کا۔ اور جو

آج اس ایوان میں تھیڑا گیا ہے۔ ایسا کوئی سیشن ہی نہیں گذرا ہو گا کہ جس میں اس ایوان نے واپڈا کی زیادتیوں کے بارے میں یا ان مسائل سے تمام ایوان کے ممبروں نے اپنی رائے کا اظہار نہ کیا ہو، نہ کہ صرف یہاں واپڈا کا مسئلہ ہے جناب اسپیکر پہلے مرکزی حکومت کے ملازمتوں کے مسئلہ کا ذکر ہوا، زمینداروں کے مسائل کے حوالے سے یہاں ذکر ہوا، فیڈرل میں ملازمین کا اسی ایوان میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ مرکز سے ترقیاتی کام نہ ہونے کی شکایت اس ایوان میں کی گئی ہے کہ اس صوبے کیساتھ امتیازی سلوک کیا جا رہے ہے، اس صوبے کے ساتھ ظلم ہونا رہا ہے اور ہو بھی رہا ہے۔ اور اس صوبے کو رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اور پسماندگی کا ذکر نہ صرف ہم کرتے ہیں اس صوبے کے باہر جو ہمارے دیگر صوبے ہیں وہ بھی اسکی پسماندگی کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کے بڑے رقبے کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ کتنا بڑا رقبہ ہے بلوچستان کا۔ اس سے کوئی انکار نہیں کرنا۔ ہم خود پیمائش اس کے رقبے کی کر کے تھک گئے ہیں۔ ہر فورم میں اس کے رقبے کی ہم بات کرتے ہیں۔ ہر فورم میں اس کی پسماندگی کا ذکر کرتے ہیں مگر اس کا اثر کہیں نہیں ہوتا۔ امتیازی سلوک اب تک جاری ہے، ظلم جب سے ہو رہا ہے اب تک جاری ہے، نہ جانے کب اس صوبے کا نام ہی وہ بدل دیں۔ امتیازستان یا ظلمستان اس صوبے کا نام رکھ دیں۔ جو ظلم اس صوبے کے ساتھ ہوتا آ رہا ہے، جو امتیازی سلوک اس صوبے کے ساتھ کئے جاتے رہے ہیں۔ گذشتہ حکومتیں تو آئیں گئیں اور یہ وعدے کئے گئے کہ اس کے ساتھ یہ امتیازی سلوک نہیں ہو گا جو بھی نام دیا جائے اس پر تو یہ مظلومیت کا نام رہے گا۔ جناب اسپیکر! جہاں تک واپڈا کا مسئلہ ہے تمام دوستوں نے اس مسئلے پر روشنی ڈالی ہے۔ جتنی بھی روشنی ڈالی جائے۔ یہ واپڈا اسی اندھیرے میں ہم کو رکھتا رہے گا۔ اندھیرے میں پلا ہوا، اندھیرے میں پرورش پائے ہوئے واپڈا نے اس سسٹم میں رہے ہوئے واپڈا نے ہمیشہ ہم کو اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ اور اندھیرے میں رکھے گا۔ جناب اسپیکر! یہ تحریک جو پیش کی گئی ہے اس کی میں مختصراً وضاحت کروں گا کیونکہ بحث تو اس پر کافی ہو چکی ہے تحریک یہ پیش کی گئی تھی کہ سبڈی کی جو رعایت ہم کو دی گئی تھی وہ واپس لی گئی ہے

حالانکہ یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے یہ صرف ایک نمسٹر کی طرف سے ایک شیڈول آیا تھا۔ جہاں تک ریٹ مقرر کرنا ہو تمام صوبے کے لئے اس کے لئے جو کمیٹی ہوتی ہے اے سی سی کی وہ طے کرتی ہے اس کا نہ صرف اعلان وزیر اعلیٰ کر سکتے ہیں یا کوئی اور۔ نہ مجھے سے تعلق رکھنے والے وزیر کریں گے۔ یہ ایک اخباری شیڈول آیا تھا۔ میں شکایت بھی نہیں کروں گا یا گلہ کروں گا کیونکہ ہم ان سے اتنے ڈرے ہوئے ہیں ان سے اتنا خوف زدہ رکھا ہوا واپڈا نے۔ تو ہم اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں یا وہ اپنے جذبات دوسروں تک لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ میں دودھ کا جلا ہوا لسی بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ ہم اس دودھ کے چلے ہوئے ہیں جناب اسپیکر۔ وزیر اعلان کرے یا اے سی سی میں اس کا فیصلہ نہ ہوا ہو ہم احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ بلوچستان میں واٹر ٹیمپل Water Table دن بہ دن گرتی جا رہی ہے جس کی طرف آج سے پہلے کسی نے توجہ بھی نہیں دی۔ نہ مرکزی حکومت نے دی ہے آج سے پہلے نہ صوبائی حکومتوں نے دی ہے۔ اسکے مقابلے میں عین لچ جو پانی ہم نکالتے ہیں وہ بھی چار سو سے ایک ہزار فٹ کی گہرائی۔۔۔ اور اسکے لئے ہمیں سے چالیس بارس پاور کی موثر ضرورت پڑتی ہے اسکے مقابلے میں پنجاب جو ہے دس بارس پاور کی موثر دس سے پچاس فٹ کی گہرائی سے چھ سے آٹھ فٹ کا پانی انکو دستیاب ہے۔ یہی Logic ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کے سامنے رکھی۔ پھر وہاں سے جواب آتا ہے کہ جی آپ لوگ بل نہیں دیتے۔ آپ لوگوں پر جو Dues ہے وہ نہیں دے رہے۔ ہم نے ان سے بھی یہی گزارش کی کہ آپ ہمیں وہ چیز دیں ہم اسکی قیمت آپکو ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ ہمیں دے رہے ہیں گڑ اور بدلے میں قیمت ہانگ رہے ہیں شکر کی۔ گڑ اور شکر کی قیمت میں فرق ہے۔ چوبیس گھنٹے میں آٹھ سے بارہ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے اور بھایا جو سولہ گھنٹے میں اسمیں ٹیوب ویل اپنی جگہ اسمیں یہ ٹیوب لائٹس نہیں جلتیں۔ آپ ہمیں اسی چوبیس گھنٹے کی بجلی دیں پھر آئیں ہم نے بل نہ دیا تو شکایت۔۔۔ مگر اسکے ساتھ ہماری وہ گزارشات جو ہیں وہ Logic جو ہم نے رکھے ہیں اس پر بھی نظر رکھی جائے۔ اسوقت جو ریٹ دیا جا رہا ہے جو

چارج کیا جا رہا ہے، جو سبسڈی جس کو کما جا رہا ہے جناب اسپیکر! پنجاب اور سندھ کے لئے
 عین سو تینتیس روپے جو ہے **Per Horse Power**۔ اور نارٹھ فرٹیر اور بلوچستان کے لئے
 دو سو اٹھتر۔ **Difference** تقریباً جو ہے تقریباً پچپن روپے اسکا بنتا ہے۔ گذشتہ دوران یہ جو
 کسان کانفرنس ہوئی تھی اس سے پہلے بھی ہم لوگ گئے یہ ہمارے لئے زیادہ ہیں آپ اسکو کم کر
 لیں۔ دو سو اٹھتر روپے جو **Per Horse Power** آپ آپ چارج کر رہے ہیں بلوچستان کے
 زمینداروں کے لئے یہ ناکافی ہے۔ کما بھی یہ جاتا ہے کہ ہم زراعت کو ترقی دیں گے زراعت کے
 اس شعبہ کو مزید **Develop** کریں گے۔ اس طرح تو زراعت **Develop** نہیں ہوگی جناب اسپیکر۔
 اسکے مقابلے میں ایران کو دیکھا جائے ایک زمانہ تھا جب یہاں سے چیزیں سمگلنگ ہو کے ایران
 جاتی تھیں۔ گندم یہاں سے سمگل ہو کے ایران جاتی تھی آپکا فروٹ یہاں سے سمگل ہو کے ایران
 جاتا تھا۔ آپ کی پولٹریز جو ہیں مرغیاں وغیرہ یہاں سے سمگل ہو کے ایران جاتی تھیں۔ مگر آج
 ایران کی اچھی پالیسی کی وجہ سے جو اُسے وہاں کے زمینداروں کو دی، بجلی وہاں پہ کوئی رسٹ نہ
 ہونے کے برابر ہے۔ جہاں پہ بجلی نہیں ہے وہاں پہ اگر ٹیوب ویل ڈیزل سے یا آئل سے چلتی
 ہیں انکو **Free Supply** کیا جاتا ہے کہ زراعت کے شعبے کو فروغ دیا جائے۔ یوریا اور ڈی پی جو
 ہے وہ انکو اس کم **Rate** پہ دی جاتی ہے جو زمیندار **Afford** کر سکے لیکن ہم زمینداروں پر وہ
 بوجھ ڈالتے جا رہے ہیں۔ آج تمام چیزیں آپ کی ایران کی آپکی منڈیوں میں موجود ہیں۔ سیب
 آپکا جس وقت آپ کی فصلیں تیار ہوتی ہیں ایران کا سیب جو ہے آپ کی زمینداروں کو نقصان
 دینے کے لئے یہاں پہ بچھ جاتا ہے۔ پیاز جو ہے ایران سے آپ کے ملک میں بچھ جاتا ہے۔ اسکی
 وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ صرف زبانی بیان پر یقین رکھتے ہیں عملی طور پر ہم کچھ کام نہیں کر رہے
 ہیں۔ جہاں اس کے مقابلے میں اسی ملک کو دیکھا جائے جو **Agriculture** کے حوالے سے بہت
 پیچھے تھا آج سو درجہ ہم سے آگے چلا گیا ہے۔ جناب اسپیکر! بات چیت اسلام آباد میں تمام
 مسئلوں پر ہو چکی ہے اس مسئلے میں بھی ہوئی ہے مگر امید پر ہم پہلے زندہ تھے اب بھی اس امید
 پر چلے آ رہے ہیں مگر یہ جو تحریک التواء پیش کی گئی ہے کیونکہ بحث تو اس پر اب **Wind-up**

ہونے والی ہے اسکو میں یہی پیش کردنگا کہ صوبائی حکومت اس ضمن میں مرکزی حکومت سے یا صوبائی حکومت تو ہم خود موجود ہیں سفارش کرے گی کہ وہ موجودہ سہولت کو نہ صرف برقرار رکھے بلکہ اسمیں مزید کمی لائے جو سبسیڈی ریٹ ہمیں ۲۷.۸ دو سو اٹھتر کا دیا جا رہا ہے اسمیں مزید کمی کی جائے تاکہ بلوچستان کے زمینداروں کو اس سے فائدہ ہو جائے اور Agriculture کا جو شعبہ ہے وہ مزید ترقی کرے۔

جناب اسپیکر شکر یہ جناب۔ جی عبدالرحیم خان مندوخیل۔

عبدالرحیم خان مندوخیل قرارداد کی شکل میں قائد ایوان یہ پیش کر رہے ہیں اسکو اسی قرارداد کی شکل میں۔۔۔

جناب اسپیکر جی کہا ہے پہلے Practice رہی ہے ہمارے اس House کی بھی کہ ہم ایسے اہم موضوع کو قرارداد کی شکل میں House کی Consensus کیساتھ اسکو Pass کرتے رہے تو یہ۔۔۔

عبدالرحیم خان مندوخیل ہی میرا مطلب ہے کہ قائد ایوان نے پیش کر دیا۔

جناب اسپیکر یہ میں نے بنائی ہے آپ پڑھ لیں یہ قرارداد۔ ہاؤس کی اجازت سے قواعد کے مطابق آجائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل قائد ایوان صاحب نے بنا دیا وہ صحیح ہے کہ یہ نہ صرف یہ کہ سبسیڈی رہے بلکہ اسمیں مزید رعایت ہو۔

جناب اسپیکر یقیناً اہم مسئلہ ہے، اہم معاملہ ہے۔ اور اس پہ یقیناً قرارداد کی شکل میں اس جملہ House کی جو ہے Consensus ہو جائے تو بہتر رہیگا۔ آپ کی تحریک التواء Addition کیساتھ اسکو ہم قرارداد کی شکل میں بنا دینگے۔ کیا یہ قرارداد جو آپ اپنی شکل میں بنے گی House کو منظور ہے؟ منظور ہے۔

(تحریک التواء قرارداد کی شکل میں منظور ہوئی)

Mr. Speaker

This brings us to the conclusion of the debate on the adjournment motion and it was converted into resolution.

اب اسمبلی کا اجلاس کل مورخہ ۱۵ مئی بوقت گیارہ بجے ہو گا۔ شکریہ۔۔
(اسمبلی کی کارروائی (دوپہ) ایک بجکر چھاس منٹ پر مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۹۷ء
بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گئی)۔